۸۶
۹۲
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (الآية الشريفه)
كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّد (حديث قدسی)
رجسٹرڈ
ایل نمبر ۷۱۱۶
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیادگار
اعلیحضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت
مولینا شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
بفیضان کرم محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث
مولینا محمد سردار احمد صاحب لائلپوری رحمۃ اللہ علیہ
بفیضان نظر مولینا ابو داؤد محمد صادق صاحب مدظلہ العالی
خطیب زینۃ المساجد دار السلام گوجرانوالہ
اہلسنت و جماعت کا محبوب ترجمان
رضائے مصطفیٰ
گوجرانوالہ (پاکستان)
گنبد خضریٰ نمبر
صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستانِ عرب
یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے
ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے
مدیر
محمد حفیظ نیازی
یکے از مطبوعات جماعت رضائے مصطفیٰ زینۃ المساجد دار السلام گوجرانوالہ
فی پرچہ
ایک روپیہ
سالانہ چندہ
۱۰ روپے
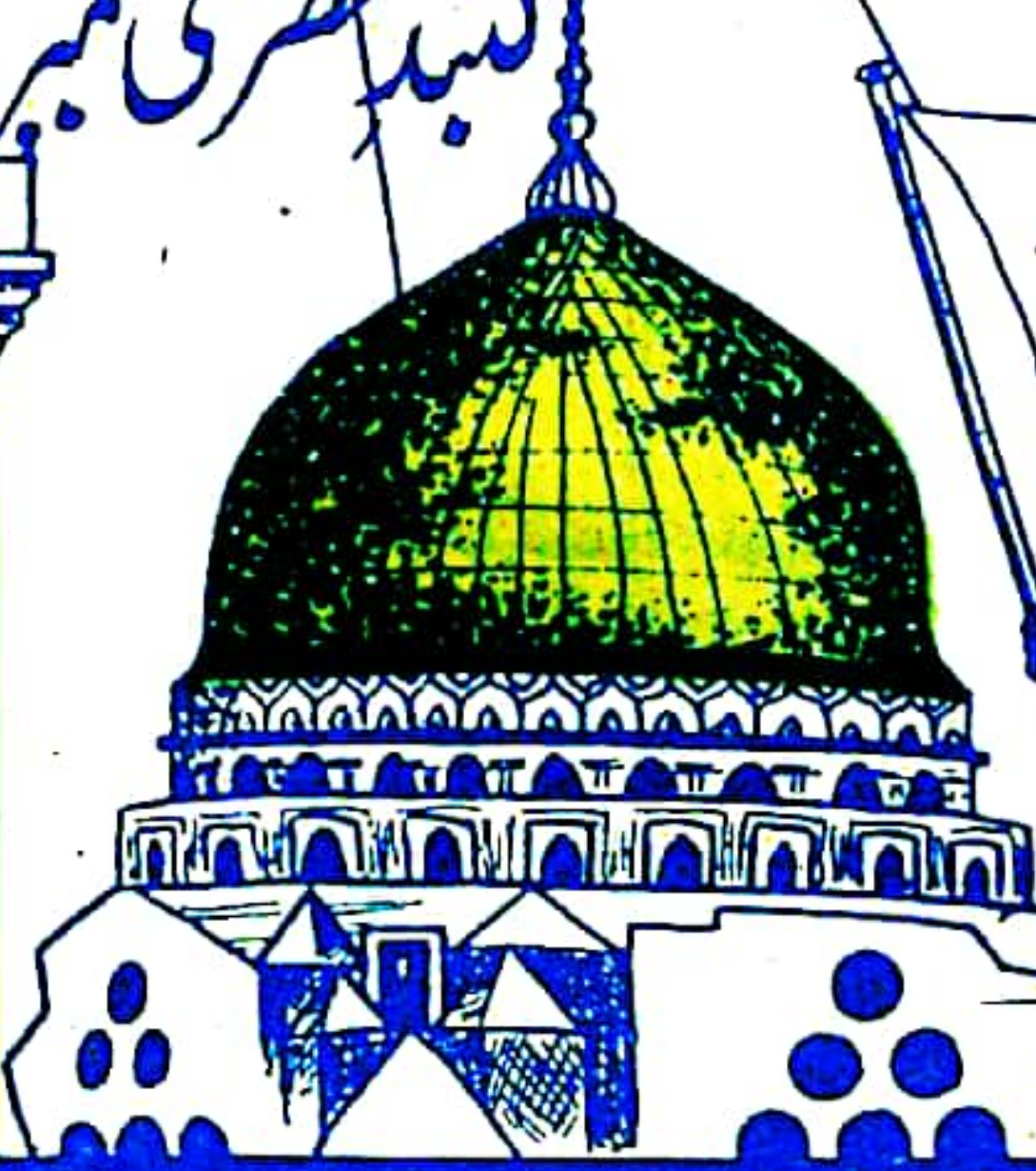
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

رضائے رب رضائے مصطفےٰ ہے
جو یہ چاہے وہ بیشک با رضا ہے

قلت حیلتی انت و ادرکنی

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

ہے رضائے مصطفےٰ میں رب کعبہ کی رضا
رب کعبہ کی رضا میں ہے رضائے مصطفےٰ

ماہنامہ

رضائے مصطفےٰ

گوجرانوالہ

شمارہ ۴ | جمادی الاولیٰ ۱۳۹۸ھ مطابق اپریل ۱۹۷۸ء | جلد ۲۰

اس شمارہ میں

بدل اشتراک (بذریعہ ایئر میل)

ملک	فی پرچہ	سالانہ چندہ	پاکستانی کرنسی
سعودی عرب	۱۔ ریال	۱۰۔ ریال	۲۰ روپے
کویت	۱۰۰ درہم	۱۔ دینار	۲۰ //
دو بئی ابوظہبی	۱۔ ریال	۱۲۔ ریال	۳۰ //
قطر دوحہ	//	//	۳۰ //
انگلینڈ	25 پنس	2½ پونڈ	۴۰ //
ناروے	//	//	۴۰ //
جنوبی افریقہ	۳ روپے		۳۵ //
امریکہ کینیڈا	½ ڈالر	6 ڈالر	۶۰ //
بھارت	۲ روپے	عام ڈاک ۱۷ روپے	۲۲ //
بنگلہ دیش	۲ روپے		۲۲ //

بیرون ملک برائے رابطہ

محمد رمضان بٹ پوسٹ بکس نمبر ۲۶۴۷ دوبئی، محمد ریاض پوسٹ بکس نمبر ۳۰۰۹۔ ابوظہبی
مولوی محمد یوسف عازم القادری پوسٹ بکس نمبر ۱۳۳۳۲ دوحہ قطر
مولانا میاں احمد سعید خاں صاحب پرنس سٹریٹ برٹن آن ٹرنٹ انگلینڈ
مولانا محمد لطیف صاحب فوسون 1۔ اوسلو 5۔ ناروے
ایم اصغر علی 600 ویسٹ 113 سٹریٹ نیو یارک۔ امریکہ
مولانا حافظ عبد الکریم صاحب مدرسہ عزیزیہ ملفت گنج فرید پور بنگلہ دیش
ماہنامہ فیض رسول۔ براؤن شریف ضلع بستی یو۔پی۔ بھارت

حکومت پاکستان و سعودی عرب کی فوری توجہ کیلئے

۲۰ جنوری ۱۹۷۸ء کی پریس رپورٹ کے مطابق مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں کی جانے والی کھدائی کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب اور دیگر سات صحابہ رضی اللہ عنہم کے اجسام مبارکہ صحیح وسالم حالت میں برآمد ہوئے۔ اس رپورٹ میں اگرچہ قبروں کی کھدائی ایک افسوسناک امر و تشویشناک عبارت تھی۔ مگر اس خبر پر وقتی طور پر ان حضرات کی کرامت و اجسام مبارکہ کی تروتازگی کا پہلو غالب آگیا۔ اور تشویشناک پہلو زیادہ زیر بحث نہ آسکا۔ مگر اس خبر کے کچھ ہی دنوں بعد جب اس بات کا انکشاف ہوا۔ کہ اسی طرح

مسجد نبوی کی توسیع کے نام پر سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے جریدہ الدعوۃ ۹ شعبان ۱۳۹۷ھ میں کسی سعد الحرمین نامی شخص کا یہ مضمون شائع ہو چکا ہے۔ کہ "مزارات کو مسجد میں شامل کرنا سب سے بڑی بدعت و فتنہ ہے۔ اور مسجد نبوی کے مغربی حصہ میں روضہ مبارک مسجد سے نکال دیا جائے گا۔ اور گنبد خضریٰ ڈھا یا چھپا دیا جائے گا۔" (ملخصاً۔ ہفت روزہ اُفق کراچی ۱۲ ۸/۲) تو پاکستان سے لے کر انگلینڈ تک حساس و دردمند اہل اسلام میں زبردست اضطراب اور تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ اور

اخبارات و رسائل۔ اور دیگر ذرائع سے اس تجویز کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت پاکستان کی وساطت سے سعودی حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ اس سلسلہ میں پوری ذمہ داری سے وضاحت کرتے ہوئے نہ صرف عالم اسلام کی تشویش دُور کرے بلکہ اس مضمون نگار و ادارہ الدعوۃ کا قانونی محاسبہ کرے اور اس بات کی تحقیق کرائے۔ کہ اس انتہائی دلآزار و اشتعال انگیز تجویز کے پس پردہ کہیں کوئی یہودی و نصرانی سازش تو نہیں۔ جو ایسے نازک ترین وقت میں عالم اسلام میں بے چینی پھیلا کر اور سعودی عرب اور دیگر مسلم ممالک کی دوستی میں رخنہ ڈال کر اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل چاہتی ہو۔

مگر افسوس۔ کہ حکومت پاکستان و سعودی عرب کی طرف سے عالم اسلام کی تسکین کیلئے تاحال کسی قسم کا اعلان نہیں ہوا۔ حالانکہ اہل حکومت کا یہ فریضہ ہے۔ کہ وہ اہل وطن کی کسی قسم کی بھی تشویش کے ازالہ کے لئے فوری طور پر متوجہ ہوں چہ جائیکہ اُس تجویز کا تعلق اُن کے ایمان و ناموسِ رسالت سے ہو۔

یاد دہانی۔ ہم اس اہم اور نازک سلسلہ میں حکومت پاکستان و سعودی عرب کو مزید یاد دہانی کراتے ہوئے گزارش کریں گے کہ دونوں برادر اور دوست ملک فوری طور پر اہل اسلام کے اضطراب و اپنی دینی و مملکتی ذمہ داری کا احساس فرمائیں اور باہمی رابطہ سے حکومتی سطح پر اطمینان بخش طریقہ سے اعلان کریں۔ تاکہ سعد الحرمین و الدعوۃ کے پھیلائے ہوئے منحوس اثرات کا مکمل طور پر ازالہ ہو۔

جیسا کہ۔ اس سے قبل ایسی ہی صورتِ حال کی افواہ پر موجودہ شاہ خالد کے والد ملک عبدالعزیز اور برادر شاہ سعود نے گنبدِ خضریٰ کے تحفظ کا اعلان کر کے پیدا شدہ شبہات کا ازالہ کر دیا تھا۔

جہاں تک۔ سعد الحرمین کے استدلال کا تعلق ہے وہ سراسر باطل و خود ساختہ اور جہالت و ناموسِ رسالت کی اہانت پر مبنی ہے اور شمارہ ہذا کا صفحہ ۵-۶ اسکے رد کیلئے کافی ہے

ادارہ

اہانت آج جس جس نے ہے کی شانِ رسالت کی
وہ کل نارِ جہنم کے لئے تیار ہو جائے

دوسروں کی زبان سے

شناختی کارڈ میں فوٹو کی شرعی قباحت کے باعث

کیا اتباعِ شریعت کی سزا قید و جرمانہ ہے؟

شناختی کارڈ میں تصویر کی پابندی ختم یا نرم ہونی چاہیئے۔

شناختی کارڈ۔ آج کل اخبارات اور ریڈیو کے ذریعے مسلسل اعلان کیا جا رہا ہے کہ نیشنل رجسٹریشن ایکٹ مجریہ ۱۹۷۳ء کی رو سے شناختی کارڈ نہ بنوانا ایک قابل سزا جُرم ہے جس کی سزا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

یہ اسکیم بھی سابق معزول وزیر اعظم بھٹو نے اپنے بعض مخصوص مقاصد و عزائم کے تحت شروع کی تھی، جس کی ملک کے بیشتر حلقوں نے مخالفت کی تھی۔ لیکن چونکہ مطلق العنانیت کے دور میں عوام کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی ان کی یہ آواز بھی دیگر مطالبات کی طرح صدا بصحرا ہی ثابت ہوئی۔ علماء اور مذہبی طبقے نے تو اس سکیم کی اس لحاظ سے بھی مخالفت کی تھی کہ اس میں فوٹو لازمی چیز ہے اور فوٹو کھنچوانے کی اجازت اسلام میں نہیں ہے بلکہ یہ سخت کبیرہ گناہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصورین کے لئے سخت وعیدیں بیان فرمائی ہیں۔

یہ بات تعجب انگیز ہے کہ اب جبکہ وہ مطلق العنان اور اسلام دشمن حکومت ختم ہو چکی ہے اور اس کے بنائے ہوئے آئین کی غیر اسلامی شقوں کو ختم کرنے کے اختیارات بھی عدلیہ کو دیئے جا چکے ہیں تو شناختی کارڈ کی اسکیم کو جاری رکھنے کا جواز کیا ہے؟ اگر کہا جائے کہ اس اسکیم سے ملک اور بیرونی عناصر کے احتساب و مؤاخذہ میں آسانی ہو جاتی ہے تو عملاً اس کی یہ افادیت بھی موہوم ہی ثابت ہوئی ہے۔ ایسے عناصر نے بھی جعلی شناختی کارڈ بنوا رکھے ہیں اور یوں ملک دشمن عناصر بھی محب وطن کا سرٹیفکیٹ لئے بیٹھے ہیں۔

اس خلافِ اسلام اسکیم کو جاری رکھنا اُن اعلانات و عزائم کے منافی ہے جو موجودہ حکومت اوّل روز سے ظاہر کر رہی ہے۔" (ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۴ مارچ ۱۹۷۸ء)

● "یہ امر پوشیدہ نہیں کہ اس کارڈ کے حصول میں کس قدر پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ اخبارات میں بارہا اس سلسلے میں شکایات شائع ہو چکی ہیں۔ خاص طور پر دیہات کے سادہ لوح عوام، جن کی اکثریت ناخواندہ غریب اور پسماندہ ہے کن مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں۔ اُن کے لئے تو تصویروں کے لئے روپے مہیا کرنے مشکل ہوتے ہیں چہ جائیکہ عمر کی پرچیاں ڈاکٹروں سے عمر کی تصدیق، پھر فارموں کا حصول، ان کی تصدیق۔ اس کے بعد سب سے زیادہ صبر آزما مرحلہ فارم دفتر میں جمع کرانا اور اس کے بعد اعتراضات کے جواب اور جوابات در جوابات۔ پھر اگر کسی کو جلدی ضرورت ہو مثلاً بیرون ملک جانے کیلئے یا کسی اور مقصد کیلئے تو دفتر کے اہلکاروں کو رشوت دینا ناگزیر ہے۔ مہنگائی کے اس دور میں عوام اس کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ شناختی کارڈوں کے حصول میں دشواریوں کے پیش نظر اس سکیم کو ختم کرنا ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے دو دو یا اس سے زیادہ کارڈ بنوائے ہوئے ہیں اس طرح دھوکہ دہی کے واقعات میں کام لیا جاتا ہے اسلئے حکومت سے التماس ہے کہ اس غیر آئینی سکیم کو ختم کر دیا جائے (محمد اکرم خان لاہور۔ نوائے وقت ۸/۱/۷۸)

گنبد خضریٰ نمبر کی اشاعت میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔
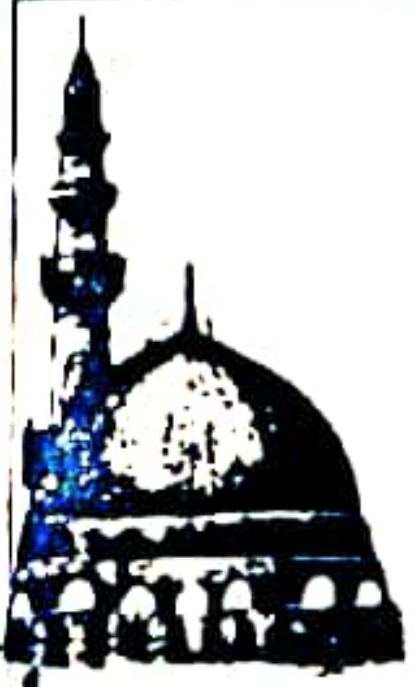
گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

کھلا دل کا گلستاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں
نظر بھی ہے فروزاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

نجات کا ہے ساماں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں ۔ بہت خوش ہیں دل وجاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

اسی منزل پہ آکر دل کو آخر چین ملتا ہے ۔ کوئی کیوں ہو پریشاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

دلِ محزوں جو ہر دم وقفِ رنج وفکر رہتا تھا ۔ وہ کس درجہ ہے شاداں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

سکونِ دل جو ملتا ہے تو ملتا ہے یہاں آکر ۔ ہے دردِ دل کا ساماں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

یہاں ہر شخص کے چہرے پہ میں نے نور دیکھا ہے ۔ فزوں ہے جذبِ ایماں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

حضورِ پاک کی عظمت کا اندازہ کہاں ممکن ۔ خرد ہے سخت حیراں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

یہ نعت اب مسجدِ نبوی میں بیٹھا لکھ رہا ہوں میں ۔ خدا کا ہے یہ احساں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

اگر مجھ سے کوئی پوچھے کہ جنت تم نے دیکھی ہے ۔ تو میں کہہ دوں گا ہاں ہاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

حضورِ پاک کو امت سے جو الفت ہے اے برزمی
وہ ہر دم ہے نمایاں گنبدِ خضریٰ کے سائے میں

از:۔ خالد برزمی

(صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (درسِ قرآن وحدیث)

خبردار ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر

ربّ العزّت جلّ جلالہٗ نے قرآن پاک میں اپنے ایماندار بندوں کو اپنے حبیب پاک محمد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے آداب کی تعلیم ارشاد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ وَتُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ۔ اور رسُول کی تعظیم وتوقیر کرو۔ (پ۲۶ رکوع۹) نیز فرمایا۔ "تمہیں نہیں حق پہنچتا کہ رسُول اللہ کو ایذا دو" (پ۲۲ رکوع) مزید فرمایا۔ "بیشک جو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسُول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کیلئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (پ۲۲ رکوع۴)

روضہ مطہرہ وگنبدِ خضریٰ کا اہتمام وانتظام اور اعزاز واحترام بھی انہی ارشادات پر مبنی ہے اور اہلِ ایمان کا اس امر پر اتفاق ہے کہ "نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حرمت وتعظیم وتوقیر آپ کے وصال کے بعد بھی اسی طرح لازم ہے۔ جس طرح حیاتِ ظاہری میں لازم تھی" (الشفا ج۲ ص۳۲)

صحابہ کرام - دیوبندی وہابی مکتبِ فکر کے شیخ الحدیث مولوی محمد ادریس نے تحریر کیا ہے۔ کہ

- "شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں۔ کہ صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما مسجد نبوی میں آواز بلند کرنے کو ناپسند کرتے۔ اور ایسا کرنے والے کو فرماتے۔ لَقَدْ اٰذَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَبْرِہٖ۔ تحقیق تو نے آواز بلند کر کے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو قبر میں ایذا پہنچائی۔
- اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ حال تھا۔ کہ مسجد نبوی کے متصل مکانات میں دیواروں میں کسی کیل اور میخ ٹھوکنے کی آواز حجرۂ نبوی تک پہنچتی تو فوراً یہ کہلا بھیجتیں۔ لَاتُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو کیل اور میخ ٹھوکنے کی آواز سے تکلیف مت پہنچاؤ۔
- ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنے مکان کے کواڑ بنوائے تو یہ حکم دیا۔ کہ یہ کواڑ مدینہ سے باہر جا کر بنائے جائیں تاکہ ان کے بنانے کی آواز مسجدِ نبوی میں نہ آئے۔ اور اس آواز کی وجہ سے حضور پُرنور صلّی اللہ علیہ وسلّم کو تکلیف نہ ہو" (زرقانی شرح مواہب ج۸ ص۳۰۴۔ شفاء السقام ص۱۷۳ (حیات نبوی۔ محمد ادریس کاندھلوی ص۱۵۸-۷))

سبحان اللہ - تصریحات مذکورہ سے جہاں رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی حیات وسماعت پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ مبارکہ ظاہر ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اُن نفوسِ قدسیہ کو بعد وصال بھی آپ کا کس قدر ادب واحترام ملحوظ تھا۔ اور آپ کی ایذاء وتکلیف کا کتنا احساس تھا۔

اجماعِ اُمت - دیوبندی وہابی مکتبِ فکر ہی کے ایک عالم قاضی محمد زاہد الحسینی نے لکھا ہے کہ "جس جگہ آج جسدِ اطہر آرام فرما ہے وہ خطۂ زمین (روضۂ مطہرہ) ہزاروں جنتوں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ بلکہ علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ وہ خطۂ پاک عرش سے بھی افضل اور اعلیٰ ہے۔ اور اس امر پر علماء (امت) کا اجماع ہو چکا ہے۔ کہ جسدِ اطہر سیّد دو عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم جس خطہ پر جلوہ نما ہے۔ وہ کعبہ شریف سے بھی افضل ہے" وفا الوفا۔ (رحمتِ کائنات ص۱۵۶)

فرمانِ امام نووی - "شروع اسلام سے اب تک ہر صاحبُ الایمان روشن دل مسلمان مدینہ منورہ حاضر ہوتا ہے تاکہ روضۂ مبارکہ کی زیارت کرے اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور آپکے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نشانات ویادگاروں سے برکت حاصل کرے الحاصل مومنِ صادق ہی مدینہ کا قصد کرتا ہے (شرح مسلم جلد اول ص۴۸۶)

(بقیہ صفحہ ۵)

چہ بے خبر ز مقامِ محمد عربی است (صلی اللہ علیہ وسلم)

اللہ اکبر ۔ کہاں قرآن و حدیث کے یہ ارشادات ایمان افروز تصریحات صحابہ کرام کا عقیدہ و عمل اور اجماع امت اور کہاں اس عرش سے نازک تر محبوب ترین مقام کے متعلق۔ سعودی عرب کے کسی نام نہاد سعد الحربین کی تجویز خبیث اور اخبار الدعوۃ کا مردود ملعون مضمون کہ گنبدِ خضریٰ کو برابر کر دیا جائے۔ اور مزارات کو ہی یہاں سے منتقل کر دیا جائے۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن) ع

الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

مابین بیتی ۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور و معروف حدیث ہے۔ کہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ۔ میرے مکان و منبر کے مابین جگہ روضہائے جنت میں ایک روضہ ہے۔" (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۵۹) امام بخاری نے اس حدیث کا "باب فضل ما بین القبر والمنبر" قائم فرما کر واضح کر دیا ہے۔ کہ حضور کی قبر شریف چونکہ آپ کے مکان شریف میں ہے۔ اس لئے۔ قبر شریف بعینہٖ گلستانِ جنت میں ہے۔ تو کیا سعد والدعوۃ معاذ اللہ مزارات مبارکہ کو اس روضہ جنت سے نکالنا چاہتے ہیں؟ فَاِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

بیانِ صدیق و علی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف پر آپ کے دفن کے متعلق اختلاف ہوا۔ تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت فرمائی کہ "کوئی پیغمبر دفن نہیں ہوئے مگر اسی جگہ کہ ان کی روح مبارکہ قبض کی گئی" اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ "روئے زمین میں خدا کے نزدیک اُس سے بڑھ کر کوئی جگہ نہیں۔ جس جگہ روح پیغمبر قبض کی گئی" چنانچہ باجماع صحابہ اسی مقرر و معین مقام پر قبر بنائی گئی" (مدارج النبوت ج ۲ ص ۴۴۱)

جب بفرمانِ رسالت و اجماع صحابہ قبر شریف کی جگہ محبوب و مقرر ہو چکی ہے تو اب مزارات کی منتقلی کا وسوسہ بدبختی نہیں تو اور کیا ہے۔ سچ ہے۔ ع خدا جب دین لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے۔

مدفن عیسیٰ ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق بفرمانِ رسالت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول پر بعد از وصال ان کا مدفن بھی مزار مدینہ میں ہوگا۔ پس بروز محشر حضور پُر نور حضرت عیسیٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) اور حضرت ابوبکر و عمر (رضی اللہ عنہما) اسی جگہ سے ظہور فرمائیں گے چنانچہ اس فرمان کے مطابق روضہ شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کے لئے جگہ باقی ہے" (مدارج النبوت ج ۲ ص ۲۲۳ از شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) اس قدر قدرتی و شرعی اہتمام کے بعد کون صحیح الدماغ و سلیم الفطرت شخص سعد الحربین کی تجویز کو گوارا کر سکتا ہے؟ ع این خیال است و محال است و جنوں۔

ایک اور قدرتی دلیل ۔ بزار۔ بیہقی اور حاکم حضرت ابوسعید، حضرت ابن عمر، حضرت ابو الدرداء و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایات لائے ہیں۔ واللفظ لابی ھریرۃ۔ کہ مامن مولود الا وقد ذر علیہ من تراب حفرتہ۔ کوئی مولود پیدا نہیں ہوتا۔ مگر اس کے دفن کی جگہ کی مٹی اس میں شامل ہوتی ہے عہ" (شرح الصدور ص ۱۲ از امام سیوطی علیہ الرحمۃ) اس قانون قدرت و فرمانِ رسالت کے تحت جہاں اوّل آخر حضرت صدیق و فاروق کی بارگاہ رسالت سے قریبی وابستگی ظاہر ہے۔ وہاں سعد الدعوۃ کا بھی رد ہے۔ کہ روضہ مبارکہ میں دفن شریف کے بعد جب قانونِ قدرت و فرمانِ رسالت پورا ہو چکا ہے۔ تو اب اس میں رخنہ اندازی کی کسے مجال ہے؟ جبکہ اس سے قبل بھی اس قسم کی سازشیں قدرتِ ربانی و اعجازِ مصطفوی سے ناکام و نامراد ہو چکی ہیں۔ اور ان شاء اللہ آئندہ بھی ایسا ہی ہوگا۔

عہ جہاں اس نے دفن ہونا ہوتا ہے۔

روضۂ مطہرہ و گنبد خضریٰ تاریخ کے آئینہ میں

مسجد نبوی و حجرات مبارکہ۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سب سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کا اہتمام فرمایا اور ساتھ ہی حضرت عائشہ اور حضرت سودا کے لئے حجرے بنوائے گئے اس وقت تک یہی دونوں ازواج مطہرات داخل حرم ہو کر امہات المؤمنین کا شرف حاصل کر چکی تھیں حضرت حفصہ اور بعد میں شامل حرم ہونے والی ازواج مطہرات کے حجروں کے ایک ایک اور حضرت عائشہ کے حجرۂ شریفہ کے دو دروازے تھے۔

حکمت۔ جو منشاء ایزدی کے مطابق تھے کہ اللہ کے حبیب کا وصال حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرۂ پاک اور آپ کی گود میں ہونا تھا۔ اور رحمتِ عالم کے آخری دیدار کیلئے شمع نبوت کے پروانوں نے ایک دروازہ سے داخل ہو کر زیارت کرتے اور صلوٰۃ و سلام پیش کرتے ہوئے دوسرے دروازہ سے گزرنا تھا

کیفیت۔ کائنات کے مالک و مختار کے حجرے کتنے بڑے اور عالیشان تھے۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں کہ

" میں ابھی نابالغ ہی تھا۔ ان بابرکت حجرات میں جاتا تو آسانی سے ان کی چھتوں کو چھو لیا کرتا تھا۔"

عظمت۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا عقد نکاح مکہ مکرمہ میں ہوا تھا اور مدینہ منورہ میں رخصتی ہو کر اس حجرہ شریف میں آئی تھیں جسے گنبد خضریٰ کے مکیں کی آخری جلوہ گاہ بننے کی شوکت و سعادت حاصل ہونا تھی۔ اور یہ وہ عظمت و رفعت ہے جس پر عرش عظیم بھی ہمیشہ رشک کناں رہے گا۔

تولیت۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد روضۂ اقدس کی مجاورت اور تولیت کی پہلی سعادت حضرت عائشہ کے حصہ میں آئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرہ مبارک میں ہوا۔ حضور کے ارشاد گرامی کے مطابق نبی کا جس مقام پر وصال ہوتا ہے وہیں آخری آرامگاہ ہوتی ہے۔

صدیق و فاروق۔ سیدنا صدیق اکبر کی وصیت کے مطابق آپ کو بھی اسی حجرہ شریف میں حضور کی اجازت سے حضور کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ سرکار دو عالم اور اپنے والد کے مزارات تک حضرت عائشہ کی وہاں بلاجھجک آمد اور موجودگی رہی لیکن جب سیدنا فاروق اعظم کا وصال ہوا اور آپ کا مزار مبارک بھی اسی حجرہ میں بنا تو پردہ کا خاص اہتمام فرمانے لگیں۔

حجرہ شریف۔ کو ابتداء میں لکڑی کی دیوار سے اور پھر پختہ دیوار سے تقسیم کر دیا گیا حجرۂ انور کے اردگرد جو دیوار حضرت فاروق اعظم نے بنوائی تھی۔ وہ بعدازاں زیادہ اونچی کر دی گئی حضرت فاروق اعظم نے سیدہ عائشہ صدیقہ کی اجازت اور بارگاہ رسالت میں بہ تقاضائے ادب حجرۂ مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ بعدازاں حضرت

عبداللہ بن زبیر نے روضۂ انور کو چاروں طرف سے محفوظ کر دیا۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور خلافت میں شدید بارش کی وجہ سے مزارات مقدسہ کی دیواریں منہدم ہو گئیں۔

عمر بن عبدالعزیز خلیفہ راشد نے جب اس حالت میں مزارات کو دیکھا تو بہت روئے اور انتہائی

ع‍ـہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

عقیدت اور محبت سے اپنی موجودگی میں ان کی مرمت اور تزئین کا اہتمام کیا۔

خلیفہ المقتفی نے ۵۴۸ھ میں ان تعمیرات پر اضافہ کیا اور از سر نو سنگ مرمر بچھوایا صندل، آبنوس کی نہایت خوبصورت پھولدار کھڑکیاں لگائی گئیں۔ المقتفی کے وزیر جمال الدین نے بڑی عقیدت و محبت اور دلچسپی کا مظاہرہ کر کے شفاف اور براق پتھروں سے حرم نبوی کو مزین کر دیا۔

اسی دور میں۔ شاہانِ مصر کی طرف سے ریشمی پردے لٹکائے گئے جن پر سورۂ یٰسین لکھی گئی تھی خلیفہ المقتفی نے ۵۷۰ھ میں بنفشی رنگ کے ریشمی پردے تیار کرائے جن کے چاروں کونوں پر ابوبکر، عمر، عثمان اور علی لکھوا کر روضۂ اقدس پر لٹکائے خلفائے عباسیہ کے علاوہ دیگر

سلاطین وقت بھی اپنی عقیدت و محبت کا بھرپور مظاہرہ کرتے رہے سلطان رکن الدین بیبرس نے ۶۶۷ھ میں حج ادا کیا۔ اور روضۂ اقدس پر حاضری کے بعد اس کے اردگرد نہایت خوبصورت جالی دار جنگلہ مزاراتِ مقدسہ کے چاروں طرف لگوا دیا۔ مصر کے فرمانروا۔

قلاؤن خاندان۔ جس کا دورِ اقتدار ۷۹۳ھ تک رہا۔ روضۂ اقدس کے سلسلہ میں نمایاں خدمات سرانجام دیتا رہا۔

۶۷۸ھ میں (آج سے ۷۰۲ سال پہلے) حضرت قلاؤن صالحی رحمۃ اللہ علیہ نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ گنبدِ خضریٰ بنوایا۔

ابن جبیر نے اپنے سفرنامہ میں لکھا ہے کہ ہم نے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کی چوڑائی ہر طرف سے بہتر بالشت ہے سنگ مرمر کے ایسے نفیس اور حسین پتھر نصب ہیں جن کی نقش کاری اور خوبی و دلآویزی کی شرح نہیں جا سکتی۔ دیواروں پر مسک و طیب کی تہیں چڑھی ہیں اور لاجوردی پردے عجب شان سے لہراتے رہتے ہیں ان پر چہار پہلو اور ہشت پہلو حلقے اس نفاست اور مہارت سے بنائے گئے ہیں کہ اندر گول دائرہ اور باہر سفید نقطے ہیں۔ ان کی اشکال ایسی بدیع اور حسین ہیں کہ بیان میں نہیں آ سکتیں جو مقام مہبطِ جبرئیل کہلاتا ہے وہاں اظہار علامت و عقیدت کے طور پر الگ پردہ لٹکایا گیا ہے۔

مواجہہ شریف۔ کے سامنے چاندی کی ایک سلاخ ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخِ پرنور اس طرف ہے اور جدھر صدیق اکبر فاروق اعظم کے مبارک چہرے ہیں ادھر بیس قندیلیں چاندی کی آویزاں ہیں اور دو سونے کی ہیں۔

سلاطین مصر۔ نے خانہ کعبہ کے غلاف اور روضۂ نبوی کے پردوں کے لئے خاص جائیداد وقف کر دی تھی۔ جس کی آمدنی سے ہر سال غلافِ کعبہ اور پانچ سال کے بعد روضۂ رسول کے پردے تیار ہوتے تھے۔

ترک سلاطین مصر کے قلاؤن خاندان کے سلاطین کی طرح ترک سلاطین نے بھی روضۂ اطہر کی تعمیر و تزئین میں حسن اہتمام کی تمام تر دلنوازیوں کے ساتھ حصہ لیا۔ گنبد پاک کا سبز رنگ ترک سلاطین کی پسند ہے جو ذوق نظر کے ساتھ ان کے حسن انتخاب و حسن عقیدت کا مظہر ہے عثمانی خلیفہ محمود خاں پاشا نے ۱۲۳۳ھ میں ذاتی طور پر دلچسپی لے کر گنبدِ خضریٰ پر سبز رنگ کرایا۔ جو آج تک نظر نواز ہے۔

سرورِ کائنات۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دشمنوں نے مختلف ادوار میں متعدد بار ____

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد پاک تک پہنچنے کی ناپاک کوشش کی مگر ہمیشہ دست قدرت ان کی چیرہ دستیوں کو خاکستر کرتا رہا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان کرم اسی طرح جاری و ساری ہے (از جناب عبدالحمید قادری)

گنبدِ خضریٰ کو ڈھانے اور اجسام مبارک کو نکالنے کی سازشیں

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے ☆ نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا (اعلیٰحضرت بریلوی)

پہلی سازش - یہ ۵۵۷ھ کی بات ہے اس وقت حرمین شریفین پر ترکی خلیفہ ملک العادل نورالدین زنگی حکمران تھے، ایک رات وہ علاقہ شام میں تھے کہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت نصیب ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم نے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے نورالدین زنگی سے فرمایا۔ "نورالدین یہ دو آدمی ہمیں ستا رہے ہیں ان کے شر کا خاتمہ کردو۔"

نورالدین اس وقت بیدار ہوئے وضو کیا نفل پڑھے اور سو گئے دوبارہ وہی خواب دیکھا، دوبارہ اٹھے وضو کیا نفل پڑھے اور سو گئے۔ تیسری بار بھی نورالدین نے وہی خواب دیکھا۔ اب کی بار اس نے دشمنانِ رسُول کو گہری نظر سے دیکھا اور ان کی شناختیں ذہن میں محفوظ کرلیں اور اپنے ساتھیوں کو لے کر مدینہ طیبّہ پہنچے اور حکام کو حکم دیا کہ شہر کی کل آبادی سے وہ فرداً فرداً ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس سے بالاتر نہ سمجھا جائے گا۔ چنانچہ نورالدین زنگی نے مدینہ طیبہ کے ہر فرد سے ملاقات کی مگر مطلوبہ افراد دکھائی نہ دیئے۔ نورالدین نے مدینہ کے حکام سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ایسا تو نہیں رہ گیا جس نے ہم سے ملاقات نہ کی ہو؟

جواب ملا کہ دو مغربی درویش صفت جو سخی ہیں اور جود وسخا میں اپنی مثال آپ ہیں، اپنے حجرے میں رہتے ہیں اور ذکر الٰہی میں معروف رہتے ہیں۔ ملاقات نہ کرسکے۔ نورالدین نے سختی سے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی حاضر کیا جائے۔

وہ جیسے ہی سلطان کے روبرو لائے گئے اس نے چشم زدن میں دونوں کو شناخت کرلیا۔ نورالدین زنگی انہیں ساتھ لے کر ان کے حجرے میں پہنچے انہیں باہر کھڑا کیا اور خود اندر گئے۔ تلاشِ بسیار کے بعد قرآن پاک و چند کتابوں کے سوا کچھ نہ پایا۔ آخر سلطان نے فرش پر بچھی ہوئی چٹائیاں اٹھوائیں۔ اور غور کیا تو ایک سِل اکھڑی ہوئی نظر آئی سِل اٹھائی گئی تو معلوم ہُوا کہ اس کے نیچے ایک سرنگ کھودی گئی تھی۔ جس کا دوسرا سرا روضۂ اطہر کے اندر پہنچ گیا ہے، درویش صورت اور شیطان سیرت مجرمین دھر لئے گئے، تحقیق پر انکشاف ہوا کہ یہ دونوں عیسائی تھے۔ اور روضۂ اطہر سے بذریعہ سرنگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے جسدِ مبارک کو نکال کرلے جانے کا منصوبہ بنا کر آئے تھے یہ دیکھ کر نورالدین زنگی کی زبان سے ایک ہی جملہ رواں ہوا تھا "آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنے غلام کو ایسے وقت میں یاد فرمایا!" نورالدین نے ان دونوں کو قتل کرا دیا اور روضہ مبارک کی بنیادیں اتنی کھودیں کہ زمین سے پانی نکل آیا۔ پھر سیسہ اور دوسری دھاتیں پگھلا کر بھر دیا۔ اور ان خطرات سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے روضۂ مبارک کو محفوظ کرلیا گیا (جذب القلوب ۱۸۳-۱۸۵)

دوسری سازش - عبیدی حکومت مصر کے حکمران الحاکم (۳۸۶-۴۱۱) کے عہد میں کچھ شرارت پسندوں اور بے دین عناصر نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت حاکم سے ملاقات کی اور اسے پٹی پڑھا دی کہ تم مصر میں ایک مقبرہ تعمیر کراؤ اور روضۂ اقدس کے مکینوں کے اجسام مطہرہ کو وہاں سے یہاں منتقل کردو۔ اس طرح ساری دنیا میں تمہارا شہرہ ہو جائے گا اور لوگ زیارت کو آنا شروع

ہو جائیں گے. حاکم کو یہ بات بھا گئی اس نے مصر میں مقبرہ تعمیر کرایا۔ اور ایک شخص ابو الفتوح کو تیار کیا اور اس کو چند ساتھیوں کے ہمراہ ناپاک مقصد کی تکمیل کے لئے مدینہ بھیجا، لوگوں کو جب حقیقت کا علم ہوا تو کھلبلی مچ گئی لوگوں نے اس کو اس مذموم ارادے سے روک دیا۔

ابو الفتوح نے عوام کی وارفتگی اور عقیدت کو دیکھ کر اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ مگر ابن سعدون لکھتے ہیں کہ لوگوں نے مشتعل ہو کر اس کے تمام ساتھیوں سمیت اسے قتل کر دیا۔ (وفا الوفا۔ تاریخ بغداد۔ الدین النجار محب طبری کی الریاض النضرۃ)

تیسری سازش۔ روضۂ اقدس کے خادم خاص حضرت شمس الدین صواب تھے۔ ایک روز ان کے ایک دوست نے آکر بتایا کہ آج حاکم مدینہ کے پاس کچھ لوگ آئے تھے۔ انہوں نے امیر کو آمادہ کر لیا ہے کہ روضۂ اقدس سے جناب صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق کے اجسام مبارکہ نکال کر لے جائیں، امیر نے یہ بات مان لی۔

یہ بات سنتے ہی حضرت صواب غم سے نڈھال ہو گئے اتنے میں امیر آیا اور کہا کہ رات کو کچھ لوگ آئیں گے۔ آپ روضۂ اقدس کی چابیاں ان کے حوالے کر دیں اور انہیں کسی بات پر نہ روکیں۔

اس حکم سے انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی سازش تیار ہو گئی ہے، حضرت صواب بلک بلک کر رونے لگے۔ تن بدن کا ہوش نہ رہا۔ اتنے میں حرم کا دروازہ کھٹکا، اٹھے اور دروازہ کھولا باہر کچھ لوگ اوزار اور شمعیں لئے کھڑے تھے، دروازہ کھلتے ہی وہ تمام لوگ اندر داخل ہو گئے۔ حضرت صواب کے دل پر چوٹ لگی۔ انہوں نے ان بدنیت افراد کو گننا شروع کر دیا وہ چالیس تھے۔ ابھی حجرہ مبارک کے قریب ـــ پہنچنے نہ پائے تھے کہ زمین پھٹی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ بدکردار اور ناپاک اس میں سما گئے۔ اور ان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

یہ افراد جس جگہ غرق ہوئے آج بھی مسجد نبوی میں اس کا نشان "عبرت کا نشان" بنا ہوا ہے۔

چوتھی سازش۔ اگست ۱۹۲۵ء میں وہابیوں نے مدینہ منورہ کی طرف پیش قدمی کی اور اپنی اعتقادی روایات کے مطابق ادب و احترام سے خالی وحشیانہ یورش میں گنبد خضریٰ کے قدسی آداب کا بھی پاس لحاظ نہ رکھا اور گنبد خضریٰ پر بھی فائرنگ کی۔ چنانچہ حسنی بی اے تاریخ ابن سعود میں رقمطراز ہے کہ "مسلمانوں میں پھر غیظ و غضب برپا ہوا۔ مسلمان حکومتوں کی طرف سے احتجاج شائع ہوئے۔ فرداً فرداً مسلمان بھی روضۂ اقدس کے تحفظ کے لئے کوشش کرتے رہے ایرانی حکومت نے ایک وفد تحقیق حالات کی غرض سے بھیجا ۱۹۲۵ء کے آخر میں اس وفد نے بیان شائع کیا کہ واقعی گنبد خضریٰ پر بھی پانچ گولیاں لگی ہیں" (ص ۱۵۷)

سازشوں ستم کاریوں کے بعد ان کی یہ کوشش تھی کہ وہ گنبد خضریٰ کو بھی مسمار کر دیں اس کا اشارہ حضرت مولانا فضل رسول بدایونی نے اپنی کتاب "سیف الجبار" میں کیا ہے کہ "ان لوگوں نے گنبد خضریٰ شریف کو گرانے کا ارادہ بھی کر لیا تھا مگر قدرت نے اس کی حفاظت فرمائی اور ان کے شر و فساد سے محفوظ رکھا۔"

حالیہ سازش۔ یہ حلقے ابھی تک اس امر پر مطمئن نہیں ہوئے کہ گنبد خضریٰ اپنی جگہ پر جوں کا توں قائم رہے چنانچہ سعودی جریدہ الدعوۃ کی خبر دراصل اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ ماضی میں بھی اس ضمن میں جو کوششیں کی گئی ہیں ان میں کامیابی نہیں ہو سکی ہے۔ اور اب بھی ایسی تمام کوششیں ان شاء اللہ العزیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ اعجاز سے ناکام ہوں گی۔ (از جناب حاجی احمد صاحب مجاہد کراچی)

اخبارات و رسائل میں صدائے احتجاج

اُفق کراچی۔ "سعودی حکومت کے دارالحکومت ریاض کے جریدہ الدعوۃ نے اپنی ۹ شعبان ۱۳۹۶ھ کی اشاعت میں انکشاف کیا ہے کہ مسجد نبوی کے مغربی حصہ کی توسیع کے بعد مسجد کے مشرقی حصہ کو ویسا ہی کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اور خلفاء راشدین کے دور میں تھا۔

اس مضمون میں تجویز پیش کی گئی ہے "قبلہ مبارک" "گنبد خضریٰ کو ڈھا دیا جائے یا چھپا دیا جائے اور اس پر جو نقوش ہیں ختم کر دیئے جائیں۔ مسلمانوں میں اس خبر کے پھیلنے سے شدید بے چینی اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور رائے عامہ کے حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر اس سلسلے میں سعودی حکومت سے وضاحت حاصل کرے (ہفت روزہ افق کراچی ۱۲/۲/۷۸)

روزنامہ سعادت "گنبد خضریٰ شریف کے متعلق ریاض (سعودی عرب) کے ہفت روزہ دعوت میں جو دلخراش تجویز پیش کی گئی تھی اس پر پاکستان کے عوام زبردست مضطرب ہیں اور اس تجویز کی ہر جگہ مذمت کی جا رہی ہے۔

روزنامہ سعادت نے ۱۶ فروری ۱۹۷۷ء کی اشاعت میں ایک اداریہ میں حکومت پاکستان اور پاکستان میں سعودی عرب کے سفارت خانہ کو خصوصیت سے متوجہ کیا۔ ہفت روزہ افق کراچی ماہنامہ فیضان و رضائے مصطفٰے بھی اس سلسلہ میں زبردست احتجاج کر رہے ہیں۔ ماہنامہ فیضان نے سعودی عرب کے جریدہ میں شائع شدہ تجویز کی احادیث اور دلائل سے تردید کی ہے لیکن اس سلسلہ میں نہ تو حکومت پاکستان نے کوئی توجہ کی ہے اور نہ ہی سفارت خانہ سعودی عربیہ نے کوئی تردید یا وضاحت کی ہے اندریں حالات پاکستان میں تشویش کا اظہار قدرتی امر ہے۔

مولانا رضا المصطفٰے چشتی کا ایک مراسلہ آج کی اشاعت میں شائع کیا جا رہا ہے مولانا موصوف نے مطالبہ کیا ہے کہ "اس اہم مسئلہ میں ہماری حکومت کو اس ناپاک ارادے سے باز رکھنے کی ذمہ داری اُٹھانی چاہیئے اور دیگر ممالک کے سربراہان کو بھی اپنی ذمہ داری پوری کرنے کے لئے متوجہ کرنا چاہیئے۔ پاکستان قومی اتحاد کو بھی اس طرف توجہ مبذول کرنا چاہیئے۔"

عالم اسلام کو بخوبی علم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد مبارک تک پہنچنے کے لئے مختلف وقتوں میں جنہوں نے کوشش کی ان کا انجام کتنا عبرت ناک ہوا۔ لیکن اس کے باوجود سعودی عرب کے کسی بھی جریدہ میں اس نوعیت کی تجویز پیش کیا جانا کہ مسجد نبوی کی توسیع کیلئے گنبد خضریٰ کو شہید کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسد اطہر و انور کو وہاں سے کسی اور جگہ منتقل کر دیا جائے انتہائی تعجب انگیز ہے۔ ایسے اخبار کے کارکنوں اور مضمون نگار کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جانی چاہیئے۔ اگر تحقیق کی جائے تو یقیناً اس تحریک کے پس منظر میں کوئی صیہونی عنصر کارفرما ہوگا۔

گنبد خضریٰ عالم اسلام کا ایمان افروز ملّی نشان بن چکا ہے جس کے نقوش مبارکہ اذہان انسانی اور جریدۂ عالم پر تائید ایزدی سے ثبت دوام کا درجہ حاصل کر چکے ہیں مسلمانوں میں کچھ ایسے فرقے موجود ہیں جن کے ذہنوں میں صیہونیت کے جراثیم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ دنیائے عرب مٹھی بھر اسرائیلیوں سے لرزہ براندام ہے۔ ایک وقت تھا کہ مٹھی بھر مسلمان ساری دنیا

رضائے مصطفٰے گنبد خضریٰ نمبر آپ سے توسیع اشاعت کا تقاضا کرتا ہے۔

میں غالب آگئے اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کو ہی اپنا ملجا و ماویٰ تسلیم کرتے تھے اور اپنی زندگیوں کی معراج آپ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور عزت و ناموس پر جاں سپاری اور جانثاری میں تصور کرتے تھے۔

دنیائے عرب بالخصوص اور دنیائے اسلام بالعموم اس وقت جس وبال سے پریشان ہیں۔ صرف اور صرف آپ کی محبت سے دوری اور تعلیمات سے عملاً انحراف کا نتیجہ ہے۔

انتباہ۔ گنبد خضریٰ کا انہدام چاہنے کے بجائے اسے اپنے ذہن و دل میں سمانے اور بسانے کی کوشش کرنا چاہیئے ورنہ انہدام چاہنے والوں کو اپنا حشر اور انجام گستاخوں کے معلومہ انجام بد کی روشنی میں دیکھ لینا چاہیئے۔ (اداریہ)

(روزنامہ سعادت لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۷۸ء)

روزنامہ مغربی پاکستان۔ "جمعیت العلماء پاکستان کے رہنماؤں علامہ محمود احمد رضوی۔ مولانا غلام علی اوکاڑوی اور قاری عبدالحمید نے ایک پریس کانفرنس میں گنبد خضریٰ کو برابر کرنے اور مسجد نبوی سے مزارات کی منتقلی کی تجویز پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ فوری طور پر سعودی حکومت کو پاکستان کے عوام کے جذبات سے آگاہ کر دے کیونکہ بعض سعودی اخبارات کی اس رپورٹ سے مسلمانوں میں شدید بے چینی اور تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے (مغربی پاکستان ۱۷/۲)

روزنامہ مساوات۔ "بعض رسائل کے ذریعے یہ افسوسناک خبر معلوم ہوئی کہ سعودی حکومت مسجد نبوی کی توسیع کے بہانے گنبد خضریٰ کو منہدم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ یہ اطلاع تمام دنیائے مسلمانوں کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے آج تمام دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہو کر یہودیوں کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر صد افسوس کہ بعض عاقبت نا اندیش مسلمانوں کو آپس میں صف آرا کرنا چاہتے ہیں۔

میں آپ کے اخبار کے ذریعہ حکومت پاکستان کے ذمہ دار حضرات کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس سلسلہ میں سعودی حکومت کو بتا دیں کہ مسلمانان عالم ان کے اس ارادے کو نہایت تشویشناک نظروں سے دیکھتے ہیں (مساوات لاہور ۳/۸)

ڈاکٹر اسد نظامی چک نمبر ۱۱۴ تحصیل خانیوال ڈاکخانہ جہانیاں ضلع ملتان

● "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب صیہونی مداری دنیائے عرب کو باہمی جنگ و جدال میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایسے ابلیسی شگوفے چھوڑ رہے ہیں۔ شاہ خالد کو خوش اسلوبی سے اس فتنہ کو روکنا چاہیئے۔ (مساوات ۳/۸ - ۱۱ از عثمان علی خاں کلفٹن کراچی)

ماہنامہ فیضان۔ "سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے ہفت روزہ "الدعوۃ" کے شمارہ شعبان ۱۳۹۷ھ میں شائع ہونے والے سعدالحربین کے ایک مضمون کے اقتباسات روزنامہ جنگ اور ہفت روزہ "افق" کراچی نے شائع کئے اس مضمون میں یہ اشتعال انگیز تجویز پیش کی گئی ہے کہ گنبد خضریٰ کو مسمار کر دیا جائے اور اس پر جو نقوش ہیں انہیں ختم کر دیا جائے۔ یہ

لرزہ خیز اور المناک تجویز پڑھ کر پاکستان کے غیور مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہر شخص مجسم سوال بن کر پوچھ رہا ہے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے! کیا سعودی عرب کی حکومت ایسا غلط قدم کر سکتی ہے؟.... اور پھر اپنے ہی دل کی گہرائیوں سے جواب آتا ہے کہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم حسن ظن کے طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تجویز سعودی عرب کی حکومت کو بدنام کرنے کیلئے کسی صیہونی سازش کا شاخسانہ ہے۔

سعودی عرب۔ ہم پاکستانی مسلمانوں کے یہ جذبات سعودی عرب کی حکومت تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ گنبد خضریٰ کو برابر کرنے کے

تجویز غلامانِ مصطفےٰ کے لئے ناقابل برداشت ہے ہم تمام مصلحتوں اور محبتوں کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر قربان کر سکتے ہیں اور سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو کسی مصلحت اور کسی دوستی پر قربان نہیں کر سکتے ہمیں خوشی ہوگی اگر ہمارے دوست اور برادر ملک سعودی عرب کی حکومت یہ وضاحت کر دے کہ وہ گنبدِ خضریٰ کو برابر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ہم اس اعلان کے منتظر ہیں ہم پر امید ہیں کہ ایسا اعلان ضرور ہوگا۔ اور ہمیں۔

یقینِ کامل ہے کہ بیت اللہ کی اصحاب فیل کے مقابلہ میں ابابیلوں سے حفاظت کرنے والا خدا اپنے محبوب کے روضۂ اقدس کی ضرور حفاظت کرے گا اور اگر کسی نے گنبدِ خضریٰ کو مسمار کرنے کی کوشش کی تو یہ غیرتِ حق کیلئے ایک چیلنج ہوگا اور پھر ایک طوفان اٹھے گا اور ایک تباہی مچے گی (ماہنامہ فیضان لاہور۔ مارچ ۱۹۷۶ء)

ترجمانِ اسلام۔ دیوبندی مکتب فکر کا ترجمان ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور رقمطراز ہے "کراچی کے بعض اخبارات نے حال ہی میں یہ خبر شائع کی ہے کہ سعودی حکومت مسجد نبوی کی توسیع کے سلسلہ میں آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر کو معاذ اللہ مسمار کرنے یا دوسری جگہ منتقل کرنیکے بارے میں سوچ رہی ہے۔ خبر کی اشاعت کے باوجود اسکی واقعیت پر یقین کرنے کو ابھی تک دل نہیں چاہ رہا کہ سعودی حکومت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اسلامیان عالم کے دلی جذبات و احساسات اور والہانہ عقیدت و محبت سے بے خبر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس سے کسی ایسے اقدام کی توقع کی جا سکتی ہے جو ملت اسلامیہ کے جذبات کے منافی ہو تاہم حکومت پاکستان کو اس خبر کی طرف توجہ کراتے ہوئے اس سلسلہ میں عظیم برادر ملک سعودی عرب کی حکومت کے ساتھ رابطہ قائم کرنا چاہئے۔ تا اس خبر کے پس منظر کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ سعودی حکومت کو مسلمانان پاکستان کے جذبات سے بھی آگاہ کیا جا سکے (ترجمانِ اسلام ۲۸/۳/۷۶)

جلتی نے جاگتی تقریریں

ضروری گذارش۔ رضائے مصطفےٰ کے اس تبلیغی شعبہ میں صرف وہی تقریریں پیش کی گئی ہیں جو بیان و مواد کے لحاظ سے اہم تھیں۔ • حضرت شیخ الحدیث لائلپوری اور حضرت شیخ القرآن وزیرآبادی کی تقریریں پوری طرح صاف نہیں ہیں۔ آہستہ آواز سے سُنی جانی چاہئیں • ٹیپ سے ٹیپ کرنے اور ٹیپ ریکارڈ کا ماڈل بدلنے کی وجہ سے آواز میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اس لئے یہ بات ضرور ملحوظ رکھیں • فی الحال مندرجہ ذیل کیسٹ دستیاب ہیں۔ نیز کیسٹ نمبر ۳-۵-۸-۹-۱۱ پنجابی زبان میں ہیں۔

نمبر	موضوع	نام	وقت	قیمت
۱	مناظر و تاثراتِ مسجد نبوی و مدینہ منورہ		۹۰ منٹ	۳۰ روپے
۲	معراج النبی	حضرت شیخ الحدیث لائلپوری	۹۰ منٹ	۳۰ 〃
۳	تجلیٔ ذات	حضرت شیخ القرآن وزیرآبادی	۹۰ 〃	۳۰ 〃
۴	ختم نبوت و شانِ رسالت	مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۵	شانِ سیدنا صدیق اکبر	مولانا محمد شریف نوری قصوری	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۶	فرائض و انعامات	مولانا شاہ احمد نورانی	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۷	عرفانی زندگی	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۸	محفلِ میلاد	مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۹	شہیدِ کربلا	〃 〃 〃 〃	۹۰ 〃	۳۰ 〃
۱۰	تذکارِ غوثیت	مولانا الٰہی بخش صاحب لاہور	۶۰ 〃	۲۵ 〃
۱۱	شانِ ولایت	مولانا عبدالعزیز صاحب چشتی گوجرانوالہ	۶۰	۲۵ 〃

نوٹ:۔ تمام کیسٹ اصلی جاپانی ہیں۔ بذریعہ ڈاک منگوانے پر ہر ایک یا دو کیسٹ پر دو روپے ڈاک خرچ آتا ہے۔ ڈاک خرچ سمیت کل رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ۔

ضروری اعلان ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس شمارہ کو "گنبدِ خضریٰ نمبر" شائع کر کے اپنا فرض ادا کیا ہے۔ آپ بھی اپنا فرض پہچانیئے۔ اور اس نمبر کی اشاعت میں حصہ لیکر جذبۂ ایمانی کا مظاہرہ کیجئے۔ (ادارہ)

شورش کا استفسار، محلات جائز اور مزارات ناجائز کیوں

"جنت البقیع میں مزارات کی حالت حد درجہ ناگفتہ بہ ہے۔ پہلو میں فلک بوس عمارات کھڑی کی جا رہی ہیں اور بہت سی قد آور عمارتیں کھڑی ہو چکی ہیں۔ جس پیمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر پکا مکان نہ بنایا اس کے نام لیوا بنگلوں اور محلوں میں رہ رہے ہیں۔ لیکن جنت البقیع ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں قبروں کو عبرت کے نوشتے بنا رکھا ہے گویا اسلاف کی قبروں پر سُنّتِ نبوی نافذ ہے۔ لیکن خود زندہ قبریں سنگِ مرمر کے محلوں میں رہ رہی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مزار اقدس پر میرے اشکوں کی جو حالت ہوئی عرض کرنا مشکل ہے۔ ذیل کے اشعار اسی حاضری کی یادگار ہیں"۔ ؎

لختِ دلِ رسُولؐ کی تربت ہے خستہ حال ✿ اس سانحہ سے گنبدِ خضریٰ ہے پُر ملال

ہوتا ہے دیکھتے ہی طبیعت کو اختلال ✿ ارتکابِ دخول مرقدِ آلِ رسُولؐ پر

لیکن حرام شے ہے مقابر کی دیکھ بھال ✿ فرشِ شہی روا ہے پیمبرؐ کے دین میں ؟

تیرا غضب کہاں ہے خداوند ذوالجلال ✿ اسلام اپنے مولد و منشا میں اجنبی

محلوں کی آب و تاب ہے حکّام پر حلال ✿ تو ندیں، بڑھی ہوئی ہیں غریبوں کے خون سے

اس شخص کا نوشتۂ تقدیر ہے زوال ✿ جس کی نگاہ میں بنتِ نبیؐ کی حیا نہ ہو

کیا یوں ہی خاک اُڑے گی مزارات قدس پر

.... کی سلطنت سے ہے شورش میرا سوال

(ہفت روزہ چٹان لاہور۔ ۹ مارچ ۱۹۷۰ء)

ع (صلی اللہ علیہ وسلم)

سابق مدیر "چٹان" شورش کاشمیری کی معرکۃ الآراء کتاب

قابلِ توجہ

"شب جائے کہ من بودم" کے چند اقتباسات

غلافِ روضہ — "غلاف کی حالت بے حد پتلی ہے صاف نظر آتا ہے۔ کہ بوسیدہ ہو چکا ہے گویا جو شریعت لے کے آیا ساری پابندی اُسی کے لئے ہے۔ اور جن کے لئے شریعت آئی وہ اس سے آزاد ہیں۔ ان کے لئے حکمِ رسالت گنبدِ خضریٰ کے لئے ہے۔ ان قبوں کے لئے نہیں جو محلوں کی شکل میں تعمیر کئے جا رہے ہیں" (ص۱۴۷)

ہر چیز مٹا دی گئی — "سلطان عبدالحمید (ترکی) نے (حرم نبوی میں) پہلی دیواریں ڈھا کر نئی دیواریں بنوائیں اور ریاض الجنت کے ستونوں پر سونے اور چاندی کے محلول سے آیات لکھوائیں۔ اسماء باری تعالیٰ اور منتخب احادیث کندہ کرائیں۔ بعض مقامات پر تسمیہ لکھا گیا۔ قصیدہ بُردہ رقم کرایا (اب) اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنہ اور قرآن پاک کی آیات کے سوا ہر چیز مٹا دی ہے، بعض ستونوں پر سیاہی پھیری ہوئی اور بعض کے حروف کھود کر ان میں پلستر بھر دیا ہے۔ کسی جگہ کوئی نشان یا علامت نہیں چھوڑی کوئی تحریر نہیں جس سے معلوم ہو کہ یہ حصہ کس زمانہ میں اور کب بنا تھا۔ یا اس کا معمار و مجوز کون تھا۔ ایسی ہر چیز بدعت ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ روضۂ اقدس پر غلاف چڑھانا بھی بدعت ہے۔ لیکن مسجد کے فرش پر قالین بچھانا بدعت نہیں۔ ادب یا آرائش ہے" (ص۱۴۸)

جنت المعلیٰ — "جنت المعلیٰ مکہ معظمہ کا قدیم ترین لیکن جنت البقیع کے بعد سب سے افضل قبرستان ہے .... گرداگرد ایک پختہ چہار دیواری ہے کسی قبر پر کوئی نشان یا کتبہ نہیں۔ سب نشان ڈھا دیئے گئے ہیں۔ ہر طرف مٹی کے ڈھیر ہیں۔ چراغ نہ پھول نہ کسی قبر پر نشاندہی کیلئے کنکریاں پڑی ہیں۔ عجیب ویرانہ ہے۔ جس حصہ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور ان کے افرادِ خاندان آرام فرما رہے ہیں یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی والدہ حضرت آمنہ حضور کے لختِ جگر قاسم اور حضور کے چچا ابوطالب مدفون ہیں وہاں کوئی دروازہ اور کوئی راستہ نہیں۔ ٹوٹی پھوٹی قبریں مٹی کی ڈھیریاں ہو گئی ہیں۔ کسی تودہ پر پانی کا چھڑکاؤ نہیں، دھوپ کا چھڑکاؤ ضرور ہے۔ پوری دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی قبرستان بے بسی کی حالت میں نہ ہو گا۔" (ص۷۱)

اذیت و اہانت — "عربوں کا مزاج ہی ان کے لئے سزا ہے۔ کیا خدیجۃ الکبریٰ کی زندگی نہیں گزار رہیں حضور کو بعثت کے پہلے گیارہ سال ستایا گیا۔ اُمّ المؤمنین کو اب ستایا جا رہا ہے جو لوگ اس کا نام قرآن و سُنّت کے احکام رکھتے ہیں۔ وہ خود کس منہ سے تاج شہی پہنتے" اُونچے اُونچے محل بناتے۔ محمد عربی کی دولت سمیٹتے۔ اور اس کا نام خزانۂ شاہی رکھتے ہیں۔ جس ذات کے صدقہ میں عزتیں پائی ہیں۔ ان کے آثارِ اقدس کی یہ بے حرمتی یہ قرآن و سُنّت نہیں اہانت اور صریح اہانت ہے" (ص۳۷)

بدعت اور جدت — "جو چیزیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر محفوظ کرنی چاہئیں تھیں وہ ڈھونڈ ڈھونڈ کر

کو محو کر دی گئی ہیں۔ کہیں کوئی کتبہ یا نشان نہیں لوگ بتاتے اور ہم مان لیتے ہیں۔ ان آثار و نقوش اور مظاہر و مقابر کا باقی رکھنا بدعت ہے۔ عقیدۂ توحید کے منافی ہے۔ سُنّت رسُول کے خلاف ہے لیکن عصرِ حاضر کی ہر جدّت (فیشن جدّہ) میں نہیں پورے حجاز میں موجود ہے۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر پھیل رہی ہے کیا قرآن و سنت کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا۔ تصویریں ہوٹلوں میں لٹک رہی ہیں۔ لیکن اس میں کوئی بدعت نہیں بدعت اسلاف کی یادیں بنانے اور باقی رکھنے میں ہے" (ص ۲۲)

جنّت البقیع۔ "چاروں طرف چار ساڑھے چار فٹ کی فصیل ہے۔ ایک ہی دروازہ ہے۔

یہاں کوئی پھول والا نہیں۔ کوئی خشکیزہ نہیں۔ شمع و گل ناپید ہیں۔ جنّت المعلّٰی کا حال بھی یہی تھا۔ بلکہ وہاں بے اعتنائی کچھ زیادہ ہے

جنت البقیع جو خاندانِ رسالت کے دو تہائی افراد کا مدفن شروع اسلام کے درخشندہ چہروں کی آخری آرام گاہ اور لاتعداد شہداء اسلام صلحاءِ اُمت اور اکابرین کے سفرِ آخرت کی منزل ہے۔ ایک ایسی اہانت کا شکار ہے کہ دیکھتے ہی خون کھول اٹھتا ہے اور ایک ایسے منظر سے واسطہ پڑتا ہے۔ کہ دل بیٹھ جاتا ہے۔" (ص ۱۶۱)

ذرّہ بھر احساس نہیں "انہیں ذرہ برابر احساس نہیں کہ اس مٹی میں کون سو رہے ہیں۔ رسُولِ مقبول کے لختِ جگر ہیں۔ ان کی نورِ نظر اور اس نورِ نظر کے چشم و چراغ ہیں۔ چچا ہیں۔ چچا کے بیٹے ہیں۔ اُمت کی مائیں ہیں۔ جنت کی شہزادیاں ہیں۔ امام ہیں ذوالنورین ہیں۔ شہداء ہیں اولیاء ہیں۔ فقہا ہیں۔ علماء ہیں حکماء ہیں۔ حلیمہ سعدیہ ہیں۔ لیکن عرب ہیں کہ قبریں ڈھائے اور محل بنائے جا رہے ہیں۔ مجھ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ بید لرزاں کی طرح کانپنے لگا۔ دل یوں ہو گیا جس طرح کنوئیں میں خالی ڈول کھڑکھڑاتا ہے۔ (ص ۱۶۲)

بنتِ رسُول۔ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) "فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تو اب بھی کربلا ہی میں ہے۔ تیرے باپ کا کلمہ پڑھنے والوں نے تجھے اب تک ستایا ہے۔ تیری اولاد قبروں کے اندر بھی ستائی جا رہی ہے۔ پورا عرب تیری اولاد کی قتل گاہ ہے .... محمّد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) کا گھرانا اب بھی کربلا میں پڑا ہے۔ جو (یزیدی) لشکر و سپاہ اور تاج و کلاہ کی تلواروں سے بچ رہے تھے۔ ان کی قبریں قتل کر دی گئی ہیں۔ اپنی قبر کے قتل پر مجھے رونے دے۔ (ص ۱۶۶)

امیر حمزہ۔ "اُحد کے دامن میں زمین سے دو زینے بلند پہاڑ سے ڈھیروں نیچے حضرت امیر حمزہ۔ عبداللہ بن جحش اور مصعب بن عمیر (رضی اللہ عنہم) کی قبریں ہیں۔ ہندہ نے تو حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا۔ لیکن انہوں نے حمزہ کی قبر چبا ڈالی ہے۔" (ص ۲۵)

ہل پھروا دیا۔ "میں نے کہا۔ ان عربوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ان مزارات کی بے حرمتی کا نام ان کے نزدیک قرآن و سُنّت ہے۔ کیا انہیں روحوں کے اس سفینے کی عظمت کا اندازہ نہیں۔ کیا عشق کا نام عربوں کی لُغت میں شرک ہے۔ یا ان کے ہاں سرے سے یہ لفظ ہی موجود نہیں ان کے دل ابھی تک بنو اُمیہ ہیں۔

میں عربی سے واقف ہوتا تو کوہ صفا اور جبلِ اُحد پر کھڑے ہو کر پکارتا۔ اے محمّد (صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) کے ہم وطنو۔ تم نے جنّت البقیع میں ہل پھروا کر ہمارے دل کے شیشے توڑ دیئے ہیں۔ اور اب ان میں کوئی صدا باقی نہیں رہ گئی ہے (ص ۱۶۷)

شاہجہان و اورنگ زیب "مکہ کا چپہ چپہ تاریخی ہے۔ قرآن کے نزول اور اللہ کے رسُول کی نشانیاں ہیں۔ لیکن انہیں کوئی شاہجہان یا اورنگ زیب نہیں ملا" (کتاب شب جائیکہ من بودم ص ۵)

گنبدِ خضریٰ کیخلاف تجویز پر احتجاج

انگلینڈ روزنامہ جنگ لندن (۱۸ فروری ۱۹۷۸ء) کے لاکھوں قارئین کے دلوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری کہ سعودی اخبار "الدعوۃ" کے مقالہ نگار سعد الحربین نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ گنبدِ خضریٰ کو مسجد نبوی سے الگ کر کے ڈھک دیا جائے یا مسمار کر دیا جائے۔ اس خبر کے شائع ہوتے ہی مسلمانان یورپ کے اندر غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ورلڈ اسلامک مشن نے ہنگامی طور پر ایک میٹنگ منعقد کی جس میں مندرجہ ذیل تجاویز طے پائیں۔

(۱) ورلڈ اسلامک مشن سعد الحربین کی اس تجویز کی شدید مذمت کرتا ہے کہ گنبدِ خضریٰ کو مسجد نبوی سے الگ کیا جائے یا مسمار کر دیا جائے (۲) ورلڈ اسلامک مشن دعویٰ کرتا ہے کہ گنبد خضریٰ کا وجود مقدس قرآن و سُنّت کے مطابق ہے اور وہاں کی حاضری شریعتِ اسلامیہ کا مطالبہ ہے (۳) ورلڈ اسلامک مشن دنیا کی تمام مسلم حکومتوں کے سربراہوں، مسلم سفارتخانوں کے عہدیداروں، مسلم درسگاہوں کے اساتذہ عالم اسلام کے علماء اور دانشوروں اور تمام مذہبی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ سعودی حکومت کی توجہ اس لرزہ خیز تجویز کی طرف دلائیں اور اس سلسلے میں مسلمانانِ عالم کے جذبات سے حکومت کو آگاہ کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ اس کی اس بھیانک تجویز کو فی الفور رد کر دے (۴) ورلڈ اسلامک مشن حکومت سعودیہ عربیہ سے اپیل کرتا ہے کہ گنبدِ خضریٰ دنیا کے ۹۰ کروڑ مسلمانوں کا مرکزِ عقیدت ہے اس لئے اس پر کسی ایک حکومت کا حق نہیں ہے بلکہ دنیا کے تمام مسلمانوں کا حق ہے اس لئے کسی حکومت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ گنبدِ خضریٰ کو مجروح کر کے مسلمانانِ عالم کے جذبات کا خون کرے۔ علاوہ ازیں تمام مسلم ممالک کے سربراہوں کو تحریر کیا گیا کہ وہ اس سلسلہ میں سعودی عرب سے وضاحت طلب کریں۔ (محمد قمر الزماں اعظمی جائنٹ سیکرٹری جنرل ورلڈ اسلامک مشن ۸ ہیتھر برنج روڈ بریڈفورڈ ۷)

لاہور بزم رضا طلباء جامعہ نظامیہ رضویہ کے ایک عظیم اجتماع میں غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے شرکت کی۔ حکومت سعودیہ عربیہ کو پیش کی گئی سعد الحربین کی تجویز کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ گنبدِ خضریٰ عالم اسلام کے دلوں کی دھڑکن اور اس سے تعلق مومن کے ایمان کی نشانی اور جان ہے اجتماع میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ سفارتی سطح پر حکومت سعودیہ کو اس ناپاک تجویز پر عمل کرنے سے روکے ورنہ مسلمانانِ عالم کے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت ہوگی۔ اور جامعہ کے اساتذہ اور طلباء اس سلسلہ میں انشاء اللہ کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے (سید مسعود حسین شاہ ہزاروی)

آزاد کشمیر بزم مصطفےٰ دار العلوم محمدیہ نظامیہ میرپور آزاد کشمیر کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد بشیر صاحب منعقد ہوا جس میں گنبدِ خضریٰ شریف (جو کہ مسلمانانِ عالم کی زیارت گاہ اور مرکزِ عقیدت ہے) کے انہدام کی تجویز اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد و سادات صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اجسام مبارکہ کو دوسری جگہ منتقل کرنے پر شدید تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ مسلمانانِ پاکستان کے جذبات سے سعودی حکومت کو جلد آگاہ کرے اور اس سلسلہ میں تسلی بخش یقین حاصل کرے (نامہ نگار)

اہلِ سُنّت نے نشرواشاعت کا محاذ سنبھال لیا۔ کتابیں پڑھیے عمل کریں اور تبلیغ فرمائیں

تعارف و تبصرہ

(تبصرہ کیلئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں۔ اور تبصرہ ادارہ کی مرضی پر منحصر ہے)

اربعین فی شانِ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

اربعین ۔ خطیبِ اہلِ سُنّت مولانا ابوالمقبول غلام رسُول صاحب زسمندری ہ کی تالیف ہے۔ جس میں چالیس احادیث کی روشنی میں شانِ رسالت۔ تصرفات۔ نورانیت۔ علمِ غیب وحاضرو ناظر وغیرہ کا ایمان افروز و مدلّل بیان ہے۔ خوشنما رنگین ٹائیٹل کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۷۲ قیمت تین روپے۔

دعا بعد جنازہ ۔ یہ رسالہ بھی مولانا موصوف کی تصنیف ہے۔ جس کا مضمون اس کے نام ہی سے ظاہر ہے نفسِ مضمون سے قبل رسالہ کی تالیف کا پس منظر اور مولانا موصوف کی تبلیغی خدمات کا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ دیدہ زیب رنگین ٹائیٹل گنبدِ خضریٰ کے نقشہ سے مزیّن کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۳۲ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے ملنے کا پتہ :۔

- مکتبہ مجددیہ لا ثانیہ غلام محمد آباد۔ فیصل آباد۔
- مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

الادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنۃ

الادلۃ الطاعنۃ ۔ اعلیٰحضرت مجددِ ملّت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ جس میں اذانِ شیعہ کا پیشوایانِ شیعہ کے اقوال کی روشنی میں ردِ بلیغ اور حقیقتِ حال کی وضاحت ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۱۶ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔

- مکتبہ رضویہ پرانی سبزی منڈی چکوال۔

سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

الصّدیق العتیق ۔ کی حیاتِ طیبہ کا بیان اور مولانا تاج محمد مظہر صدیقی کی تالیف ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۶۸ قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔

- مجلسِ صابریہ قادریہ ۳/۱۳۳ یکہ توت شریف پشاور

(مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ)

عاشقِ رسُول ۔ یہ رسالہ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کی تالیف ہے۔ جس میں محبِ رسُول مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحیات اور آپ کی خاندانی عظمت کا بیان ہے۔ رنگین ٹائیٹل۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۱۰۴ قیمت ڈیڑھ روپیہ

- مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

رسالہ ہذا جامعہ فریدیہ ساہیوال کا ترجمان ہے

الفرید ۔ جو شیخ الاسلام حضرت بابا فریدالدین گنج شکر علیہ الرحمۃ کی یاد میں زیرِ نگرانی مولانا علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب ساہیوال سے ماہوار شائع ہو رہا ہے اور اپنی ابتدائی عمر کے باوجود ماشاء اللہ خاصی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ خوشنما رنگین ٹائیٹل صفحات ۴۰ چندہ سالانہ بارہ روپے۔ فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ ملنے کا پتہ :۔

- مدیر ماہنامہ "الفرید" جامعہ فریدیہ ساہیوال

محفل میلاد اور اقبال۔ جیسا کہ رسالہ کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ اس میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت و افادیت کے متعلق علامہ اقبال کی ایک تاریخی تقریر شائع کی گئی ہے جس کی اشاعت عام ہونی چاہیئے۔ صرف دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر درج ذیل پتہ سے طلب کریں
- دفتر انجمن طلباء اسلام چوک درمان روڈ شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ

ازہار التجوید۔ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب ازہر القادری بدایونی کی تالیف ہے جس میں تجوید قرأت کے احکام و تلاوت قرآن کے ضروری مسائل کا عام فہم و دلنشین انداز میں بیان ہے۔ خوشنما رنگین ٹائیٹل۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ صفحات ۵۶ قیمت درج نہیں۔ ملنے کا پتہ:۔
- اسلامک سینٹر گرین ویج ۴۷ وولچ نیو روڈ لندن
- مکتبہ نظامیہ۔ رامپور۔ یو۔پی انڈیا۔

ارشادات دلنشین۔ بڑے سائز کے اس خوبصورت رنگین پوسٹر پر فخر الاولیاء خواجہ شاہ محمد سلیمان چشتی نور محمدی اور مظہر پیر پٹھان خواجہ شاہ نظام الدین محمودی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہما کے ارشادات مبارکہ درج ہیں جن کا مطالعہ و تبلیغ مسلک اہل سنت کی تقویت و اعمال کی اصلاح کے لئے بہت مفید ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ۔
- اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ۔ ملتان شریف۔

"نعت نبی اکرم" "نعت رسول عربی" جیسا کہ نام ہی سے ظاہر ہے۔ یہ دونوں کتابچے نعت پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مشتمل ہیں۔ یہ نعتیہ کلام حضرت مولانا علامہ ابوالکرم احمد حسین صاحب قاسم الحیدری کا مرتبہ و نتیجہ فکر ہے۔ ہدیہ فی کتابچہ ۵۰ پیسے۔

قہر الٰہی۔ بر اصحاب ملاہی۔ یہ کتابچہ بھی حضرت مولانا موصوف کی تالیف ہے۔ جس میں گانے بجانے کے متعلق احکام خداوندی و قہر الٰہی کا بیان ہے۔ دور حاضر میں جبکہ یہ چیز وبا کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ اس کتابچہ کا مطالعہ ضروری ہے۔ صفحات ۱۶۔ ہدیہ ۵۰ پیسے۔

اقتباس النور۔ من اصحاب القبور۔ رسالہ ہذا بھی حضرت مولانا موصوف کی تالیف ہے جس میں جنازہ کے ہمراہ کلمہ طیبہ پڑھنا۔ قبرستان میں تلاوت قرآن۔ اور چراغ و اگربتی جلانا اور مستورات کی زیارت قبور کے متعلق فاضلانہ تحقیق فرمائی ہے۔ صفحات ۱۶ ہدیہ ۵۰ پیسے۔ چاروں رسائل ملنے کا پتہ۔
- ناظم جامعہ عثمانیہ سیکٹر ایف۔ ون میرپور آزاد کشمیر۔

العروۃ الوثقیٰ فی علم المصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء۔ مولوی ولی محمد صاحب کی تالیف ہے۔ رسالہ ہذا میں بزبان پنجابی مسئلہ علم غیب و بے مثل بشریت کا بیان ہے۔ صفحات ۸ قیمت ۲۵ پیسے۔ ملنے کا پتہ۔
- مولوی ولی محمد صاحب ساکن جمالی ضلع شاہپور۔

نقارہ بر مشاہیر اہلسنت۔ جیسا کہ کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے اس میں مشاہیر علماء اہل سنت، اعلیٰحضرت فاضل بریلوی۔ حضرت محدث کچھوچھوی۔ حضرت صدر الافاضل مراد آبادی۔ مولانا محمد عمر نعیمی۔ حضرت محدث پاکستان لائل پوری، حضرت مولانا محمد عمر اچھروی۔ علامہ احمد سعید صاحب کاظمی۔ مولانا محمد علی جوہر۔ صاحبزادہ فیض الحسن اور مولانا الحاج ابو نعیم محمد رحمت اللہ صاحب نوری کی تقاریر شائع کی گئی ہیں۔ اور مولانا نوری موصوف ہی نے ان تقاریر کو ترتیب دیا ہے رنگین ٹائیٹل کاغذ کتابت طباعت گوارا صفحات ۱۴۴ قیمت ۳ روپے
- نوری کتاب گھر، نورانی مسجد محلہ نانک پورہ گوجرانوالہ
- مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

نوٹ:۔ رضائے مصطفےٰ کو ادب و احترام سے رکھیں اور ردی میں استعمال سے بچائیں۔

مکتبہ رضائے مصطفےٰ کی چند اہم مطبوعات

شاہ احمد نورانی۔ ہفت روزہ "اُفق" کراچی رقمطراز ہے کہ "خوبصورت ٹائیٹل۔ دیدہ زیب کتابت اور سفید کاغذی پیراہن میں ملبوس یہ کتاب بہ اعتبار نام ہی قاری کو پہلی توجہ میں اپنی طرف کھینچتی ہے مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق صاحب نے اس کتاب میں مولانا شاہ احمد نورانی کی مکمل سوانح عمری اور ان کی قومی۔ مذہبی اور بیرون ملک تبلیغی خدمات کا مؤثر نقشہ کھینچا ہے بالخصوص ۳۰ جون ۱۹۷۳ء کو مولانا نورانی اور سرکاری مندوب مسٹر فرہاد زیدی کے مابین جو مباحثہ بذریعہ ریڈیو ٹی وی عوام الناس نے سُنا اور دیکھا تھا اس کی تفصیلی رپورٹ نے اس کتاب کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ نیز مختلف مواقع خصوصاً ایوان بالا و ایوانِ زیریں میں مولانا کے ولولہ انگیز خطابات کو بھی حسن تحریر سے پیش کیا گیا ہے۔ المختصر یہ کہ یہ ایک جامع اور مدلل معلوماتی کتاب ہے۔ کتاب کے چوتھے ایڈیشن میں تحریکِ نظام مُصطفےٰ کے دوران مولانا نورانی کے کردار کا مختصر سا جائزہ بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ صفحات ۱۸۴ قیمت ۵/ روپے

کرنل معمر قذافی۔ مرتبہ مولانا الحاج ابو داؤد محمد صادق "زیر تبصرہ کتاب لیبیا کے سربراہِ مملکت کرنل معمر قذافی کی زندگی کے حالات۔ ان کی اسلامی کاوشوں اور نظام اسلام کے لئے لیبیا میں کی جانے والی دوررس اصلاحات اتحاد عالم اسلامی و یکجہتی کے لئے کئے جانے والے اقدامات پر مشتمل ایک تاریخی اور دلنشین کتاب ہے جسے مرتب نے بڑی جستجو اور محنت و لگن سے ترتیب دیا ہے خصوصیت کے ساتھ سوشلزم و کمیونزم کے خلاف کرنل معمر قذافی کی جدوجہد کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے اور خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیوں کی بھی نشاندہی کی ہے جو کسی شخصیت کے بارے میں ایک محققانہ تصنیف کی لازمی خوبی ہونی چاہیئے۔ سہ رنگا ٹائیٹل کے ساتھ مناسب کاغذ و طباعت قیمت نہایت مناسب ہے۔ صفحات ۱۱۲ قیمت تین روپے۔ (اُفق کراچی ۵ فروری ۱۹ مارچ ۱۹۷۶ء)

دُرَرِ سَنِیّہ۔ از علامہ ابن زینی دحلان علیہ الرحمۃ، محمد بن عبدالوہاب کے مکمل حالات تحریک وہابیت کی مستند تاریخ اور اختلافی مسائل کا فاضلانہ بیان صفحات ۵۶ قیمت دو روپے ۲۵ پیسے۔

ندائے یا رسول اللہ ادر مسئلہ حاضر و ناظر کا بیان از اعلحضرت علیہ الرحمۃ ہدیہ ایک روپیہ۔

انوارِ عقیدت۔ "صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا" اس قصیدۂ نور پر حضرت اختر کی نورانی تضمین صفحات ۳۲ ہدیہ ایک روپیہ۔

بہارِ عقیدت۔ "مُصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پر سید اختر الحامدی کی ایمان افروز تضمین صفحات ۳۲ ہدیہ ایک روپیہ۔

نذرانۂ عقیدت۔ ہندو شعرا کا نعتیہ کلام۔ صفحات ۳۲ قیمت ایک روپیہ۔

تحقیقِ اہلحدیث۔ صفحات ۱۷۶ قیمت ۳/۷۵ روپے

دو جماعتیں۔ (اپنے آئینہ میں) اسلامی و تبلیغی جماعت کا پسِ منظر۔ صفحات ۴۸ قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

نورانی حقائق۔ میلاد شریف کا مدلل جامع و نورانی بیان۔ صفحات ۲۲۰ قیمت ۵/ روپے۔

ملّا علی قاری اور مسلکِ اہلِ سُنّت۔ صفحات ۶۴ قیمت دو روپے ۲۵ پیسے

نوٹ :- اگر کسی ماہ دس تاریخ تک پرچہ نہ ملے تو خریداری نمبر کے حوالہ سے دوبارہ منگوائیں۔

انگلینڈ میں اسلام و سُنّت کے ضیا پاش ادارے

دی اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں ✱ اور کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے ✱ بحرِ ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

عُرس اعلیٰحضرت۔

بتاریخ ۱۶ ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۷۸ء بروز اتوار در لڈ
سلامک مشن (۲۸ شیز برج روڈ بریڈ فورڈ) کے زیرِ اہتمام مجدد مائۃ
حاضرہ اعلیٰحضرت مولانا الشاہ امام احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمۃ اللہ
علیہ کا عُرس سراپا قدس نہایت عقیدت سے منایا گیا۔ جس میں برطانیہ
کے مختلف شہروں سے مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اہلِ سُنّت کو مدعو کیا گیا۔
نیچے کی مذکورہ فہرست سے برطانیہ میں علماءِ اہلِ سُنّت کی تعداد و
دینی سرگرمیوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

• مولانا عبدالوہاب صاحب کوونٹری • مولانا حامد علی شاہ صاحب بلیک برن • مولانا محمد ابراہیم صاحب خوشتر مانچسٹر • مولانا زاہد شاہ صاحب بارکنگ • پیر سید معروف حسین شاہ صاحب • مولانا سلیم صاحب ہیلی فکس • مولانا صوفی احمد صاحب برمنگھم • مولانا حسین شاہ صاحب ہائی ویکمب • مولانا ابوالمحمود صاحب نشتر بریڈ فورڈ • مولانا محمد بشیر صاحب لیوٹن • مولانا عبدالباری صاحب ہیلی فکس • مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب • مولانا محمد بوستان صاحب بریڈ فورڈ • مولانا محمد منیر الزماں صاحب شیفیلڈ • مولانا رضاء المصطفےٰ صاحب جہیل • مولانا عبدالمنان صاحب • مولانا عبدالمصطفےٰ صاحب ہڈربرڈ • مولانا عبدالرحمٰن صاحب • مولانا احمد سعید صاحب برٹن آن ٹرنٹ • حافظ موسیٰ صاحب بٹن • مولانا حسن آدم صاحب لنکاسٹر • مولانا محمد بشیر صاحب اولڈہم • مولانا محمد آدم صاحب ویکفیلڈ • حافظ محمد اسمٰعیل صاحب ہیلی فکس

• مولانا محمد ابراہیم صاحب ہڈرزفیلڈ • مولانا نذیر احمد صاحب لیڈز • مولانا محمد احمد صاحب ڈیمبلے • مولانا محمد یوسف صاحب اکرنگٹن • مولانا قاری محمد اسمٰعیل صاحب ڈربی • مولانا روشن شاہ صاحب برائرفیلڈ • حافظ محمد میاں صاحب ڈڈلی • مولانا محمد امین صاحب پریسٹن • مولانا شریف احمد صاحب لندن • مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سلو • مولانا پیر عبدالغفار صاحب کیتھلی • مولانا سرلوح احمد صاحب گلاسگو • مولانا محمد ادریس صاحب اولڈہم • مولانا نیاز احمد صاحب بڈفورڈ • مولانا غلام رسُول صاحب بلیک برن مولانا محمد بشیر صاحب۔ حافظ آدم موسیٰ صاحب • مولانا قمر الزمان صاحب اعظمی۔

جشنِ عید میلاد النبی۔

ولادت نبوی کی خوشی میں برمنگھم کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک عظیم الشان جلسہ اور جلوس کا پروگرام بنایا۔ گیارہ بجے صبح جلوس کوونٹری روڈ پارک سے شروع ہوا جس کی قیادت صوفی عبداللہ صاحب مولانا صوفی احمد صاحب اور مولانا محمد یونس صاحب کشمیری نے فرمائی ایک بجے جامع مسجد بلگریو روڈ پہنچ کر نمازِ ظہر ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد میں جلسہ ہوا جس میں علماءِ کرام نے ایمان افروز بیان فرمایا۔ اختتام پر درود و سلام و دعا کے بعد لنگر تقسیم ہوا۔ علاوہ ازیں لندن ایکرنگٹن۔ راچڈیل۔ برٹن آن ٹرنٹ۔ ہائی ویکمب۔ بریڈ فورڈ۔ بلیک برن۔ نیلسن۔ لنکاشائر۔ ڈربی۔ بڈفورڈ سے بھی جشن عید میلاد النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی تقاریب کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

اہلِ سنت و جماعت کی مذہبی اور تبلیغی خبریں

اپیل - دارالعلوم جامعہ حنفیہ غوثیہ شیر کوٹ نزد بکر منڈی بند روڈ لاہور میں مقامی طلباء کے علاوہ تقریباً باسٹھ طلباء بیرونی قیام پذیر ہیں جن کی رہائش خوراک و دیگر ضروریات کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ کمرے نہ ہونے کی وجہ سے انتہائی دقت کا سامنا ہے۔ اگر کوئی مخلص و مخیر حضرات کمرے بنوا دیں یا اس سلسلہ میں تعاون کریں تو ادارہ انتہائی مشکور ہوگا۔ دارالعلوم مذکورہ میں مختلف شعبہ جات میں پانچ اساتذہ فرائض تدریس میں مصروفِ کام ہیں۔ (نامہ نگار)

● ہمارے گاؤں میں صرف ایک ہی اہلِ سنت کی جامع مسجد ہے۔ مقامی جماعت کی مالی حیثیت بہت کمزور ہے۔ لہٰذا مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ تعاون فرما کر مشکور ہوں۔

مولانا حافظ فضل محمد نقشبندی روپڑی خطیب جامع مسجد ڈھڈی بھیرہ براستہ ہرن پور تحصیل پنڈ دادنخاں ضلع جہلم۔

● جامعہ سعیدیہ انوار الرحمٰن رجسٹرڈ وڈھ ضلع خضدار صوبہ بلوچستان نہایت پسماندہ علاقہ میں عرصہ دراز سے خدمت دین انجام دے رہا ہے جامعہ سعیدیہ کے اخراجات کا بہت بڑا بوجھ ہے۔ لہٰذا اہلِ سنت مخیر حضرات اپنے صدقات و خیرات زکوٰۃ عطیات سے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرما کر اجرِ دارین حاصل کریں (ترسیلِ زر کا پتہ) براستہ کوئٹہ ضلع خضدار تحصیل وڈھ بلوچستان۔ قاری عبدالرحمٰن سعیدی مہتمم مدرسہ جامعہ سعیدیہ انوار الرحمٰن رجسٹرڈ۔

● انجمن فدایانِ رسول اس وقت گرانقدر مشکلات اور لامحدود نقصانات کا مورد بن چکا ہے۔ یارانِ طریقت کی خدمت میں مخلصانہ اپیل ہے کہ دریادلی سے ادارہ ہٰذا کا تعاون فرما کر عند اللہ الکریم سرفراز ہوں۔ پتہ ترسیلِ زر:

دفتر مرکزی انجمن فدایانِ رسول رجسٹرڈ محمدی شریف (ضلع جھنگ)

● میری دادی محترمہ جو حضور غوثِ پاک اور دیگر بزرگانِ دین سے بے حد عقیدت رکھتی تھیں۔ قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ط

احباب اہلِ سنت اور قارئین رضائے مصطفیٰ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

عطا محمد نعیمی نور پور تھل (سرگودھا)

ناروے - اوسلو ناروے میں حاجی محمد عبد اللطیف صاحب کے زیر سرپرستی "پاک اسلامک انجمن حنفیہ" کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ انجمن کے اہم اغراض و مقاصد میں تبلیغِ دین، عقائد اہلِ سنت کی تشہیر کرنا۔ بچوں کی دینی تعلیم کا اہتمام کرنا علماء اہلِ سنت کی کتب اور رسائل کا تعارف کرانا۔ اسلامی تہوار کا باقاعدگی سے انعقاد کرنا۔ اُمتِ مسلمہ میں بھائی چارہ کی فضا قائم کرنا۔ مساجد کے لئے جگہ کے حصول کی کوشش کرنا۔ اور کسی پاکستانی مسلمان کے انتقال کے بعد ابتدائی رسوماتِ شرعیہ کی ادائیگی کے بعد میت کو پاکستان بھیجنے کا انتظام کرنا ہے۔

(مرسلہ - محمد ارشاد احمد مرزا جمیل منزل جادہ جہلم)

لاہور - جامع مسجد قاسم خان صدر بازار لاہور چھاؤنی میں انجمن خدام اعلیٰحضرت کا ایک اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت سید طاہر علی شاہ صاحب قادری بریلوی نے کی اجلاس میں درج ذیل عہدیدار چنے گئے۔ صدر - قاضی محمد شاہد عنایت۔

نوٹ:- جواب طلب امور کیلئے جوابی خط لکھیں۔ اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

نائب صدر چوہدری محمد جاوید جنرل سیکرٹری الحاج محمد اظہر۔ سیکرٹری نشرواشاعت محمد علیم۔ پراپیگنڈا سیکرٹری محمد ارشد خان۔ آفس سیکرٹری محمد سخی۔ خازن الحاج طارق محمود۔ اجلاس کے اختتام پر نو منتخب عہدیداروں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا (نامہ نگار)

● جامعہ مسجد حنفیہ غوثیہ صدیقیہ کالونی عقب بادامی باغ لاہور میں انجمن کا قیام عمل میں آیا اور حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔
سرپرست۔ محمد فاروق پٹھان۔ صدر مولانا قاری غلام محمد صاحب نقشبندی۔ نائب صدر محمد یونس۔ جنرل سیکرٹری محمد اکرم صاحب جوائنٹ سیکرٹری محمد یعقوب صاحب۔ نشرواشاعت سیکرٹری مولانا محمد مشتاق احمد نورانی   خازن محمد عالم صاحب۔ نائب خازن محمد فیاض صاحب۔ علاوہ ازیں ۱۲ حضرات مجلس عاملہ کے ارکان منتخب ہوئے (نامہ نگار)

کیمبلپور۔ موضع اچھڑی تحصیل پنڈی گھیپ میں مولانا قاری غلام مجتبیٰ قادری رضوی کی صدارت میں ایک اجلاس ہوا۔ جس میں "بزم رضا تحفظ اہل سنت و جماعت" تشکیل کی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب ہوا۔ نگران اعلیٰ مولانا قاری غلام مجتبیٰ قادری رضوی۔ صدر مولانا سلطان محمد چشتی۔ نائب صدر حافظ محمد نعیم قریشی۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد یوسف صاحب۔ نائب ناظم مولانا محمد حسین۔ سیکرٹری جنرل مولانا محمد حسین لاہوری۔ سیکرٹری نشرواشاعت مولانا محمد رضا۔ خزانچی مولانا محمد یوسف چشتی۔ نائب خزانچی غلام صمدانی (نامہ نگار)

بہاولپور۔ جامعہ اویسیہ رضویہ میں بزم اویسیہ رضویہ کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں درج ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ صدر ابوالصابر صاحبزادہ سید محمد مزمل صاحب نائب صدر صاحبزادہ غلام سلطان محمود صاحب۔ جنرل سیکرٹری صاحبزادہ محمد رفیق احمد صاحب غزنوی۔ جائنٹ سیکرٹری ابوالاحسان عبدالرحمٰن حاجی صاحب شجاع آباد سیکرٹری نشرواشاعت صاحبزادہ سید غلام محی الدین شاہ صاحب گیلانی۔

پروپیگنڈہ سیکرٹری مولانا منظور احمد صاحب پروانہ۔ خزانچی صاحبزادہ عطاء الرسول صاحب اویسی۔ صدر مجلس عاملہ حضرت مولانا غلام مرتضیٰ صاحب سعیدی لودھراں (نامہ نگار)

جہلم۔ انجمن طلبائے اسلام ٹاہلیانوالہ جہلم کے مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب کئے گئے۔ ناظم اعلیٰ خالد محمود بخاری۔ نائب ناظم آفتاب احمد صابری۔ جنرل سیکرٹری فرحت سہیل ڈار۔ جوائنٹ سیکرٹری سرفراز احمد رفیقی۔ سیکرٹری نشرواشاعت ناصر محمود ڈار۔ خازن سجاد احمد ساغر (ناظم انجمن طلبائے اسلام ٹاہلیانوالہ جہلم)

ڈنگہ۔ یہاں پر انجمن محبان نظام مصطفےٰ کا اجلاس ہوا جس میں چند عہدیداروں کی تبدیلیاں وجود میں آئیں جنرل سیکرٹری حافظ محمد رفیق اور نائب ناظم حافظ غلام رسول کو منتخب کیا گیا بعد میں انجمن کے صدر قاضی محمد سلیمان اور سیکرٹری حافظ محمد رفیق اور تمام اراکین انجمن نے موجودہ حالات کا جائزہ لیا۔ اور جمعیت علماء پاکستان کے موقف کی تائید کی (نامہ نگار)

منڈی واربرٹن۔ میں "بزم باہو کا قیام عمل میں آیا ہے جس میں حسب ذیل عہدیداران کا چناؤ ہوا۔
سرپرست سید امیر علی شاہ صاحب۔ صدر مولانا محمد رفیق علوی سلطانی سیکرٹری جنرل ڈاکٹر محمد اعظم سلطانی۔ خازن محمد شریف مغل۔ نائب صدر بابا روشن خان صاحب علاوہ ازیں پانچ اراکین مجلس عاملہ منتخب ہوئے
نوٹ:۔ ہر جمعرات کو بزم باہو کے زیر اہتمام مسجد اللہ والی میں محفل ذکر ہوگی۔ (نامہ نگار)

انتقال۔ میرے والد مولانا حاجی عبدالرشید عرشی یکم ربیع الآخر کو تلاوت قرآن پاک فرماتے ہوئے رحلت فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) والد صاحب کامل اولیاء صفت تھے۔ قارئین رضائے مصطفےٰ مرحوم کی مغفرت و بلندئ درجات اور ان کے چار سالہ پوتے نافب نعیم کے صبر جمیل کیلئے دعا فرمادیں۔ (محمد خالد نعیم کولو تارڑ)

(مدیر و ناشر محمد حفیظ نیازی۔ طابع سید ریاض حسین شاہ۔ مطبوعہ الجدہ پرنٹرز اردو بازار لاہور۔ مقام اشاعت دفتر رضائے مصطفےٰ دارالسلام گوجرانوالہ)

اپیل - شہر ڈیرہ اسماعیل خان (صوبہ سرحد) میں جامعہ رضویہ سلیمانیہ نظامیہ اور نوری جامع مسجد کی تعمیر کیلئے مخیر حضرات سے تعاون کی پُرزور اپیل ہے۔ احباب اہلِ سُنّت ضرور فوری توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل کریں
(خادم مدرسہ و مسجد مولانا محمد عزیز الرحمٰن رضوی۔
خطیب مرکزی جامع مسجد چوگلہ ڈیرہ اسمٰعیل خان (صوبہ سرحد)

اعلان - بتاریخ ۵ رجمادی الاولیٰ مطابق ۱۴ راپریل انشاءاللہ علاقہ وٹالہ موضع کوٹ جمیل آزاد کشمیر میں حضرت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل والے خطاب فرمائیں گے۔
(محمد فاضل رضوی بھمبر آزاد کشمیر)

● انجمن طلباءِ اسلام (پاکستان) شکر گڑھ نے عید میلاد النبی کے مبارک موقع پر ایک پمفلٹ "عید میلاد النبی اور اقبال" چھپوایا ہے جو دس پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں دفتر انجمن طلباءِ اسلام (پاکستان) شکر گڑھ چوک درباں روڈ ضلع سیالکوٹ

گکھڑ - ۱۲ ربیع الاوّل شریف انجمن فیض الرسول گکھڑ کے زیر اہتمام جامع مسجد ٹھیکیداراں میں نواں سالانہ عظیم الشان جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا فخر القراء قاری الٰہی بخش صاحب سیالکوٹ اور حافظ قاری محمد بخش صاحب نے تلاوت کلام پاک سے محظوظ فرمایا۔ صوفی محبت علی صاحب نے نعت خوانی فرمائی۔ ان کے بعد رئیس المتکلمین مولانا محمد عبدالقادر شاہ صاحب گیلانی ایم اے ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ فاضل مدینہ یونیورسٹی خطیب اعظم راولپنڈی نے ایمان افروز باطل سوز نورانی خطاب فرمایا۔ جلسہ کی صدارت حضرت والا مرتبت صاحبزادہ پیر سید محمد افضل شاہ صاحب علی پوری نے فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

بخوڑی مروت - یہاں پر عرصہ دراز سے دارالعلوم نظامیہ خدمت دین سرانجام دے رہا ہے اور وسائل نہ ہونے کی وجہ سے مقروض بھی ہے۔ برادران اہل سُنّت تعاون فرما کر مشکور ہوں (مہتمم مولانا الحاج سعادت شاہ قریشی دارالعلوم نظامیہ بخوڑی مروت ضلع بنوں)

● عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقع پر یہاں ایک عظیم اجتماع میں یہ فیصلہ طے کیا گیا کہ بنوں کے ضلعی سطح پر ہم "تنظیم تبلیغ جماعت اہلِ سُنّت" کو فروغ دینے کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے مولیٰ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین (نامہ نگار)

فیصل آباد - جامع مسجد محمدی طارق آباد میں زیر صدارت مولانا سید محمد فاضل شاہ صاحب مرکزی سُنّی تنظیم الخطباءِ پاکستان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں علامہ عبدالنبی کوکب اور مولانا سید زاہد علی شاہ صاحب کی اچانک وفات پر اظہار تعزیت کیا گیا۔ اور مغفرت کیلئے دعا کی گئی (نامہ نگار)

بھیرہ - "انجمن طلباءِ اسلام پاکستان بھیرہ کے زیر اہتمام مسجد معماراں والی میں محفل میلاد النبی کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی صدارت مولانا حافظ محمد خان ابدالوی نے کی اور انجمن طلباءِ اسلام بھیرہ کے کارکنوں نے تقاریر فرمائیں (نامہ نگار)

نُور پور تھل - جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مرکزی جامع مسجد اہلِ سُنّت وجماعت میں ۱۹ ربیع الاوّل کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں فاضل شہیر مولانا اللہ بخش صاحب نیر نے ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ (عطا محمد نعیمی نزد مسجد ذوالنورین نُور پور تھل (سرگودھا)

پہاڑپور - ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں جشن عید میلاد النبی بڑے جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا۔ جلوس مبارک میں جمعیت العلماءِ پاکستان، انجمن غلامانِ مصطفےٰ۔ جماعت اہل سُنّت۔ انجمن اتحاد المسلمین اور دور دراز علاقوں کے عوام نے بہت زیادہ تعداد میں شرکت کی۔ اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کے بعد لنگر تقسیم ہُوا۔ (نامہ نگار)

اغتذار - بزم مصطفےٰ میرپور۔ انجمن خدام اعلیٰحضرت لاہور۔ بزم رضا جامعہ نظامیہ لاہور جناب محمد حنیف ازہر لاہور اور مولانا مشتاق احمد فیصل آباد کی اطلاعات شائع نہیں ہو سکیں (ادارہ)

قرآن پاک کو سمجھنا موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے!

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

کی

معرکۃ الآرا تصنیف

تفسیر نعیمی

سعید

کا
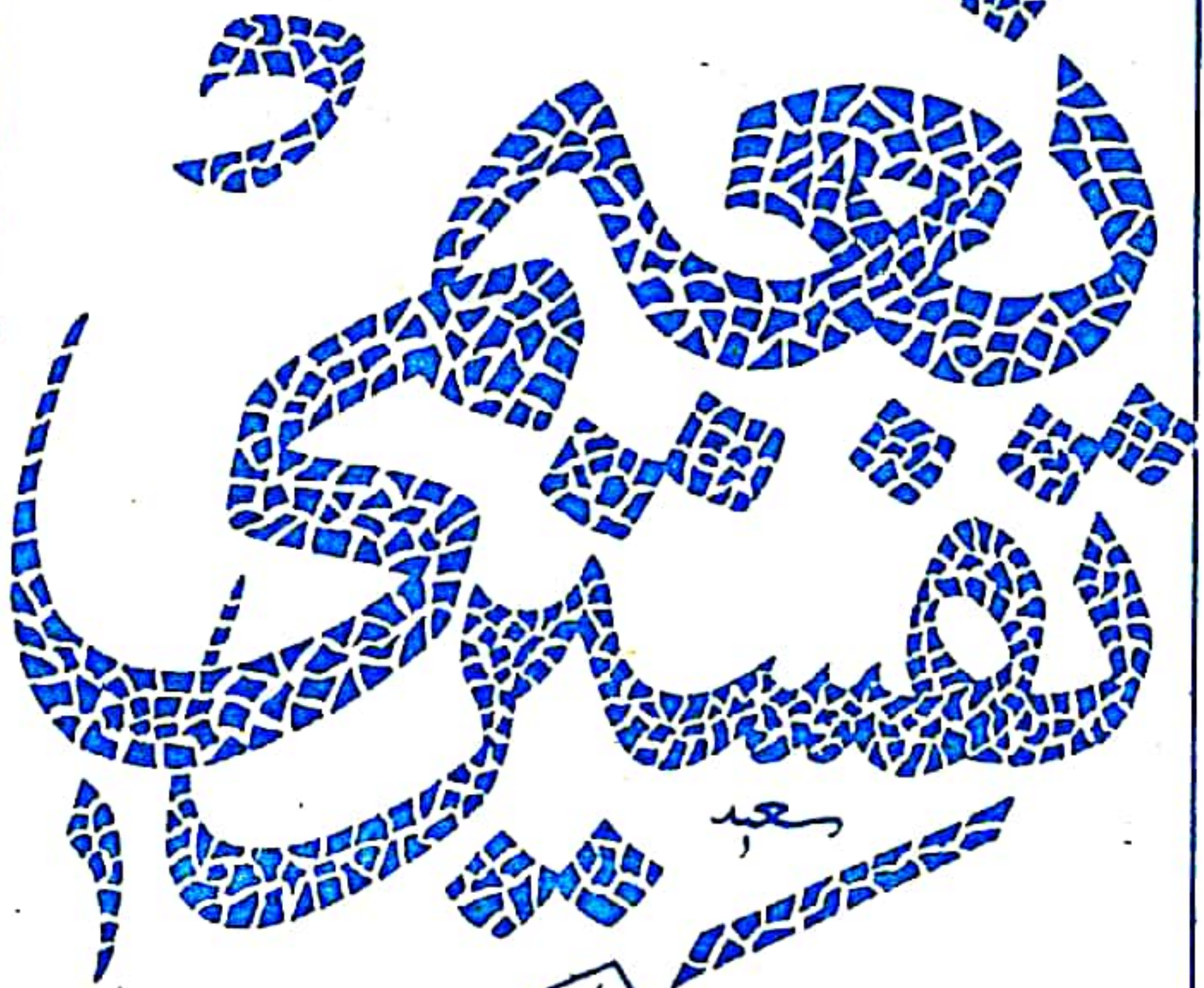
مطالعہ فرما کر قلوب کو قرآن کی ضیا باریوں سے منور کیجئے

اردو زبان میں

ایک عظیم تفسیر جس میں تمام مشہور عربی تفاسیر کا اس طرح
خلاصہ پیش کیا گیا ہے کہ قاری کو فہم قرآن کے سلسلہ میں
مزید جستجو کی حاجت نہیں رہتی

ہر پارہ ۲۰×۳۰/۸ سائز کے تقریباً ۷۰۰ صفحات

آفسٹ کتابت — مضبوط جلد

منگوانے کا پتہ

مکتبہ اسلامیہ پوسٹ بکس ۵۱ مفتی احمد یار خان روڈ گجرات

پاکستان میں مندرجہ ذیل کتب خانوں سے دستیاب ہے

کراچی عباسی کتب خانہ۔ جونا مارکیٹ
کتب خانہ عزیزیہ " "
مکتبہ اسحاقیہ " "
مدینہ پبلشنگ کمپنی۔ ایم اے جناح روڈ
شیخ شوکت علی " "
مکتبہ رضویہ۔ آرام باغ۔
حیدرآباد۔ ایچ احمد اینڈ سنز۔ شاہی بازار
میرپور خاص سندھ۔ کریمی جنرل سٹور۔
سکھر۔ مکتبہ نوریہ رضویہ۔ وکٹوریہ مارکیٹ۔
ملتان۔ کتبخانہ حاجی مشتاق احمد بوہڑ گیٹ۔
کتبخانہ حاجی نیاز احمد۔ " "
لائلپور۔ مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی مسجد گلبرگ اے
بخاری کتب خانہ مسجد صابری محلہ ڈگلس پورہ
ساہیوال۔ مکتبہ فریدیہ۔ جناح روڈ
لاہور۔ شرکت حنفیہ۔ گنج بخش روڈ
مکتبہ نبویہ " "
مکتبہ حامدیہ " "
تنویر القرآن۔ اردو بازار
رحمانیہ بک ڈپو " "
نوری کتب خانہ۔ بازار داتا صاحب۔
گوجرانوالہ۔ مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام
گجرات۔ نعیمی کتبخانہ۔ مفتی احمد یار خاں روڈ
سیالکوٹ۔ لاثانی کتب خانہ۔ دو دروازہ۔
اسلامی کتب خانہ۔ اقبال روڈ
میرپور آزاد کشمیر۔ مکتبہ عربیہ اسلامیہ سکٹر $\frac{F}{3}$
راولپنڈی۔ گیلانی کتب خانہ متصل مسجد پٹھانانوالی
ڈھیری حسن آباد
سرگودھا۔ مکتبہ رشیدیہ۔ اردو بازار
پشاور۔ مکتبہ رضویہ جامع مسجد غوثیہ گلبرگ کالونی

نوٹ۔ خط و کتابت میں پوسٹ بکس نمبر ضرور تحریر کیجئے

اسلامی علوم کی معیاری درسگاہ
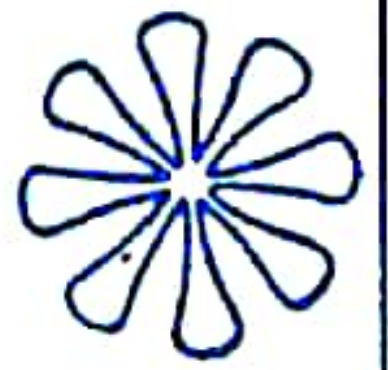
دارالعلوم امینیہ رضویہ

محمّد پورہ۔ فیصل آباد

جس میں

- تکمیل درسِ نظامی کے ساتھ فاضل عربی اور ایم اے تک کے امتحانات دلوائے جاتے ہیں
- علمی تربیت کے ساتھ اخلاقی تربیت بھی دی جاتی ہے تاکہ یہاں سے فارغ ہونیوالے علماء سُنّتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال و متحرک نمونہ ہوں اور دوسروں کو بھی محبت و عظمتِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دے سکیں۔
- انشاءاللہ العزیز یہاں سے فارغ ہونیوالے علماء عربی، فارسی۔ اردو، اور انگریزی بڑی ہی آسانی اور روانی سے بول سکیں گے۔

نئے تعلیمی سال کا آغاز ۱۴ مئی سے ہوتا ہے داخلہ کیلئے کم از کم مڈل ہونا ضروری ہے اور داخلہ کیلئے درخواست ۱۳ مئی تک دی جا سکتی ہے۔

دارالعلوم امینیہ رضویہ۔ محمّد پورہ۔ فیصل آباد